بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 22 واں سال

راجا غلام محمد (صدر ادارہ طلوع...) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 22 — اپریل 2009 — شمارہ 4

مشعلِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ۔ اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود — ایوانِ نعت

پرنٹرز: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مدنی گرافکس — فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

قیمت: 15 روپے (عام شمارہ)، 60 روپے (خصوصی شمارہ)، 200 روپے (سالانہ)، 100 ڈالر

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

اپنے بزرگ

حضرت باوا راجا جان محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے روحانی تصرّف کے نام

شاعرِ نعت کا ۱۲ واں اُردو مجموعۂ نعت

مشعلِ نعت

راجا رشید محمود

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور

شمعیں

١ جو میری آنکھ میں کچھ دیر سے نمی سی ہے
نبی ﷺ کے پیار کی تصویر منطقی سی ہے ٩

٢ اختیارات نبی ﷺ کو سمجھو مت محدود تر
ہر جگہ ان کا تصرف ہے وہ ہیں موجود تر ١٠

٣ منال دہر آقا ﷺ! کب طلب کرتے ہیں ہم کوئی
عنایت کوئی، الطاف و عطا کوئی، کرم کوئی! ١١

زمام وقت کی دیکھیں نبی ﷺ کے ہاتھوں میں
خدا کا ہاتھ جو پایا انہی کے ہاتھوں میں ١٣

معروضوں کا رکھے جو کوئی نام ''تقاضے''
طیبہ میں رسائی کے ہیں ہر کام تقاضے ١٤

محبت سرور کون و مکاں ﷺ کی اصل دولت ہے
یہی کنز شریعت ہے یہی کنز طریقت ہے ١٥

ضمانت بخشش زائر کی جب کار رسالت ہے
کھلا سب کے لیے طیبہ میں دربار رسالت ہے ١٨

ہے حسن رحم رحماں شرط اقرار رسالت ہے
بنے غفران میزاں شرط اقرار رسالت ہے ٢٠

خدا کے فضل و احساں نے مری خاطر کیا ہے طے
کہ ذہن ایسی لگے مجھ کو کہ ہو نعت نبی ﷺ ہر لے ٢٢

طیبہ کی آئی یاد تو ہم رقص کر اٹھے
پائی دلی مراد تو ہم رقص کر اٹھے ٢٣

١١ سرکار ﷺ سا کہیں پہ ہے صاحب جمال کیا
دیکھا فلک نے ان سا ستودہ خصال کیا ٢٤

١٢ بھیجا ہُوا خدا کا نہ آئے مجال کیا
ان کو نہ پیام رب کا سنائے مجال کیا ٢٧

١٣ آگے ہے میری آنکھ کے جلوہ حضور ﷺ کا
''خورشید حشر آنکھ دکھائے مجال کیا'' ٢٩

١٤ مقبول ہو گیا جو ترا شیوۂ وفا
مداحِ حضور ﷺ کا دے گا خدا صلہ ٣٢

١٥ بغیر یاد نبی ﷺ ہو تو جی کو کیا کیجے
اور ایسی زندگی ہے کسی کو کیا کیجے ٣٣

١٦ جانے کب ہو گی رسا طیبہ میں میری آواز
اور دے گی مجھے اس شہر کی مٹی آواز ٣٤

١٧ گیلی آنکھوں میں ہے روضے کا نظارہ موجزن
ذہن احقر میں ہے شعروں کا طرارا موجزن ٣٥

١٨ ورد صلوات میں جو لوگ تواتر کرتے
اپنی قسمت پہ نہ کیسے وہ تفاخر کرتے ٣٧

١٩ ممنون آقا ﷺ ہے مرا ہر لمحۂ حیات
یوں لامحالہ بڑھ گیا ہے رتبۂ حیات ٣٩

٢٠ آقا ﷺ پہ ہو نثار اگر مایۂ حیات
بعد وفات دے گا ثمر مایۂ حیات ٤١

٢١ شہر نبی ﷺ کی خاک ہے سرمایۂ حیات
اس کا خس و خاشاک ہے سرمایۂ حیات ٤٣

٢٢ قائم نبی ﷺ کے دم سے ہے یہ نظمِ کائنات
پنہاں اس ایک نکتے میں پاؤ گے سو نکات ٤٤

٢٣ یادِ طیبہ سے جو تھا حُسنِ لیاقت روشن
دیدِ قبہ سے ہوئی حسِ بصارت روشن ٤٦

٢٤ میں کیوں نہ دل سے کروں احترامِ صدق و صفا
ہُوا ہے سیرتِ سرور ﷺ سے نام صدق و صفا ٤٧

٢٥ منظرِ قبہ جو ہے چھاؤں گھنی پہ اپنی
میں بھی مغرور ہُوا خوش نظری پہ اپنی ٤٩

٢٦ نبی ﷺ کے غیر کا عزت سے آپ نام نہ لو
کوئی بھی اس کے لیے لفظِ احترام نہ لو ٥٠

٢٧ سر میرا پئے قبۂ سرکار ﷺ جھکا تھا
سجدہ جو مرے دل نے کیا تھا وہ روا تھا ٥١

٢٨ "جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
تھا نقشِ بشارت کہ جو پانی میں چھپا تھا ٥٣

٢٩ طیبہ میں ہے ضو ریز ہمہ وقت سویرا
آتا ہے نظر رات کو بھی دن سا اُجالا ٥٤

٣٠ رسالت ہے وحدت کا مظہر وسیلہ
جو مقصودِ رب ہے تو سرور ﷺ وسیلہ ٥٥

٣١ آقا ﷺ کی زندگی پہ رہا ہے حصارِ ذات
توقیرِ مصطفیٰ ﷺ کا سبب ہے وقارِ ذات ٥٦

٣٢ مجھ کو سُجھا رہا تھا یہ وجدان پہلے پہلے
سرکار ﷺ کا مقام لوں پہچان پہلے پہلے ٥٧

٣٣ مسکنِ حبیبِ خالق ﷺ کا ہے بڑا مقدس
دیکھا ہے شہر کوئی اس شہر سا مقدس ٥٩

٣٤ "جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
تو ساتھ ان کے نہ جبریلؑ تابناک چلے ٦١

٣٥ حبیبِ پاک ﷺ کی خاطر خدا نے پیدا کیے
یہ صبح و شام یہ افلاک و فرش یہ تارے ٦٢

٣٦ بروئے اصل تجلا رسولِ پاک ﷺ چلے
خدا کا کرنے نظارہ رسولِ پاک ﷺ چلے ٦٥

٣٧ جو چاہتے ہو ہر اک ابتلا و رنج ٹلے
ہو بعدِ فجر درود اور نعت شام ڈھلے ٦٦

٣٨ دہر بھر میں نہیں ملتی ہے وہ نادر خوشبو
شہرِ سرکار ﷺ میں پاتے ہیں جو زائر خوشبو ٦٧

٣٩ مدینہ اور مضافاتِ مدینہ روشنی خوشبو
ہیں سب کے سب مقاماتِ مدینہ روشنی خوشبو ٦٩

٤٠ مجھے تو آتی ہے شہرِ نبی ﷺ کی راس ہوا
حبیبِ ربِ جہاں کی ادا شناس ہوا ٧٠

٤١ ذکر بے شبہ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کا
ہے دل آویز و دل افروز و دل آرا دلربا ٧١

٤٢ دونوں مقام پہ ہیں سب لوگ سرِ خم
عتبہ نبی ﷺ کا ہو کہ ہو رب کا ملتزم ٧٣

٤٣ طیبہ میں باریاب کرے پرتو کرم
وا رحمتوں کے باب کرے پرتو کرم ٧٥

۴۴ قبہ کے عکس کی طرح سے پرتو کرم
آقا ﷺ کا میرے دل میں ہے پرتو کرم ۷۷

۴۵ ہوتی نہ کیسے نور کی بہتات محترم
طیبہ نبی ﷺ کے یوں ہوئے ذرات محترم ۷۸

۴۶ طیبہ کو مرا اشہب تخیل رواں ہے
اور مدحت سرکار ﷺ میں تر میری زباں ہے ۸۰

۴۷ جب نام لینا چاہو رسول انام ﷺ کا
ہر لحظہ لہجہ اپنا رکھو احترام کا ۸۱

۴۸ لب پہ نہ کیوں ہو نعرہ درود و سلام کا
دل پہ ہُوا ہے قبضہ درود و سلام کا ۸۳

۴۹ جس دم ظہور نور شہ انبیاء ﷺ ہُوا
تھے نجم دم بخود قمر مبہوت رہ گیا ۸۵

۵۰ ہر طرف پھیلا رہا ہے باغِ طیبہ نکہتیں
پھول تو کیا بانٹتا ہے پتہ پتہ نکہتیں ۸۷

۵۱ نبی ﷺ کے شہر سے لائی ہے جو ہوا بارش
نوال و بذل و سخا کا ہے ضابطہ بارش ۸۹

۵۲ جامِ دل میں جس کے حُبِ مصطفیٰ ﷺ کی مے نہیں
کچھ تعلق اس کا گویا دین سے تو ہے نہیں ۹۱

۵۳ یہ چاہتی ہے مری عقیدت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں
خدایا! دے مجھ کو یہ اجازت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں ۹۲

☆☆☆☆☆

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

جو میری آنکھ میں کچھ دیر سے نمی سی ہے
نبی (ﷺ) سے پیار کی تصویر منطقی سی ہے

جو بات حاضریٔ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کی چلی
کلی جو دل کی ہے، اُس میں شگفتگی سی ہے

سبب ہے اس کا رسولِ کریم (ﷺ) کی الفت
جو میرے شعر و سخن میں پُرپڑگی سی ہے

لبوں پہ نورِ پیمبر (ﷺ) کا ذکر کیا آیا
دماغ و دل میں عجب ایک روشنی سی ہے

مرے کریم نبی (ﷺ) سے نہیں ہے پوشیدہ
جو داستاں مری آنکھوں میں اَن کہی سی ہے

میں جب سے آیا ہوں شہرِ حضور (ﷺ) سے واپس
ہے قلب بھیگا ہوا، آنکھ شبنمی سی ہے

کرم کیا نہیں خاکِ بقیع نے اب تک
تو ایسا لگتا ہے، جذبوں میں کچھ کمی سی ہے

جو عکسِ روضہ ہے محوِ نقش پتلی پہ
ہر ایک چیز جہاں بھر کی، اجنبی سی ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اختیاراتِ نبی (ﷺ) کو سمجھو مت محدود تر
ہر جگہ ان کا تصرّف ہے وہ ہیں موجود تر
کام وہ کرنا جسے سرور (ﷺ) کہیں مسعود تر
اور جتنے کام ہیں دُنیا کے سب بے سود تر
کیا "فَاَوْحٰی" کے مفاہیم و مطالب ہیں نہ پوچھ
اس حوالے سے تو فہم و علم ہے محدود تر
روشن اُس چہرے سے بڑھ کر کب ہیں مہر و ماہ تک
خاکِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) سے جو ہو گرد آلود تر
اُمّتِ آقا (ﷺ) کے حالِ زار پر روتا ہوں میں
ہوں گی آنکھیں تو تری بھی اس پہ دیرو زُود تر
معصیت کا تو نہ تھا احساس کم لاہور میں
دیکھ کر روضہ ہے پیشانی عَرَق آلود تر
جس کی غیرت جاگی توہینِ نبی (ﷺ) پر بھی نہ ہو
ایسا بدبخت آدمی بدتر ہے اور مردود تر
یہ تو خوشخبری دیارِ مصطفیٰ (ﷺ) جانے کی تھی
ہو گئیں آنکھیں تری کس واسطے محمودؔ تر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مَنالِ دہر آقا (ﷺ)! کب طلب کرتے ہیں ہم کوئی
عنایت کوئی' اَلطاف و عطا کوئی' کرم کوئی!
کوئی اہلِ عرب آئے کہ ہو اہلِ عجم کوئی
بس' اس کے ہاتھ میں ہو مدحِ سرور (ﷺ) کا عَلَم کوئی
خدا نے جس طرح سوگندِ جانِ مصطفیٰ (ﷺ) کھائی
کبھی کھاتا نہیں دیکھا ہے ہم نے یُوں قسم کوئی
درود پاک پڑھنے والے بندوں کے علاوہ تو
مری نظروں میں ٹھہرا ہی نہیں ہے محترم کوئی
اُمڈ کر آیا' وہ دیکھو سحابِ رحمتِ آقا (ﷺ)
یہ دیکھو' دیکھ کر روضہ ہوئی ہے چشم نم کوئی
مدینے کے سوا دیکھا ہی کیا ہے میری آنکھوں نے
نہ اُن (ﷺ) کے غیر کی جانب اُٹھا میرا قدم کوئی
کوئی مشکل' مصیبت' امتحاں آ لے اگر تم کو
تو نعتِ آقا (ﷺ) و حمدِ خدا کرنا رقم کوئی

نتیجہ دیکھ لو ذکرِ حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) کا
نہ رنج و ابتلا کوئی، نہ اندوہ و الم کوئی

دیا آئین جو سرکارِ ہر عالم (ﷺ) نے دُنیا کو
ہُوا ہے آج تک قانون اُس کا کالعدم کوئی؟

کوئی ہے دست بستہ غنچۂ عالی پہ استادہ
پئے مقصورۂ سرور (ﷺ) ہُوا ہے سرِخم کوئی

بُلا لیتے ہیں آقا (ﷺ) مجھ سے مُفلس کو بھی طیبہ میں
نہیں محمودؔ سرمایہ کے کم ہونے کا غم کوئی

☆☆☆☆☆

کشتی کے ناخدا ہیں پیمبر (ﷺ) تو فکر کیا
منجدھار سے خطر ہے، نہ ساحل کی آرزو

لائے گی رنگ عرصۂ محشر میں بالضرور
محمودؔ اپنے جذبۂ کامل کی آرزو

(پندروزہ "المصطفیٰ" لاہور ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

زمامِ وقت کی دیکھی نبی (ﷺ) کے ہاتھوں میں
خدا کا ہاتھ جو پایا انہی کے ہاتھوں میں

میں پہنچا طیبۂ اقدس میں تو نظر آئی
لکیر عاجزی کی بندگی کے ہاتھوں میں

بشکلِ رقص تھیں ظاہر مسرّتیں میری
جو دیکھی فردِ عمل سیّدی (ﷺ) کے ہاتھوں میں

نبی (ﷺ) کا جو نہیں، اس سے ملے نہ ہاتھ کبھی
چھپا ہے زہرِ ہلاہل اسی کے ہاتھوں میں

حضورِ پاک (ﷺ) کی حُرمت پہ جان دو کہ یہاں
ہیں ہاتھ موت کے بھی زندگی کے ہاتھوں میں

حضور (ﷺ)! آپ کے اُحکام پر عمل کیا ہو
ہے حسِّ سامعہ بھی بے حسی کے ہاتھوں میں

عوام کیا کریں آقا حضور (ﷺ)! جب اُن کو
حکومتیں نظر آئیں بدی کے ہاتھوں میں

جُمَل جو جذبوں کا محمودؔ سُوئے طیبہ چلا
مہار اس کی ملی آگہی کے ہاتھوں میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معروضوں کا رکھتے جو کوئی نام "تقاضے"
طیبہ میں رسائی کے ہیں ہر گام تقاضے

جن میں نہ پیمبر (ﷺ) کی محبّت رہے شامل
ہیں خواہشیں بے اصل مری، خام تقاضے

تاکید ہے طیبہ کے لیے حدِّ ادب کی
مکّہ میں کرو پورے سب احرام تقاضے

ہر روز رہے چہرۂ انور کی زیارت
کرتے تھے یہی آپ (ﷺ) کے خُدّام تقاضے

ہر صبح و مسا پیشِ نظر اپنے نہ کیوں ہوں
جو کرتے ہیں سرکار (ﷺ) کے اُحکام تقاضے

ہر سال ملے طیبہ پہنچنے کی سعادت
ایسے ہیں مُحِبّوں کے خوش انجام تقاضے

ہو دیدِ نبی (ﷺ) خواب میں، جاگے مری قسمت
رب سے ہیں یہی میرے سرِ شام تقاضے

طیبہ میں رہوں، پاؤں وہاں دفن کی عزّت
محمودؔ مرے یہ ہیں دلآرام تقاضے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کی اصل دولت ہے
یہی کنزِ شریعت ہے، یہی کنزِ طریقت ہے

جہاں مدحِ رسولُ اللہ (ﷺ) وجہِ صد مسرّت ہے
وہاں مجھ کو پئے اعمال رِقّت ہے، خجالت ہے

بقیعِ پاک میں تدفین بخشش کی ضمانت ہے
یہ میرے واسطے سرکار (ﷺ) کا حرفِ بشارت ہے

خدا نے جس کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا
وہ ایسا نور ہے جو وجہِ حُسنِ آدمیّت ہے

جو اسرا میں خدا بھی چاہتا ہے دیکھنا ان کو
تو مقصد ان کا بھی ذاتِ خدا کی دید و رُویت ہے

اسے دیکھا تو متحیّر ہیں شاعرِ نغز گو سارے
سرِ ہر نعت گستر پر جو اک طُغرائے عظمت ہے

یدِ قیّوم و قادر ہاتھ ہے سرکارِ والا (ﷺ) کا
لبِ قرآنِ خالق پر یہ اک حرفِ حقیقت ہے

محافظ حرمتِ سرکار (ﷺ) کا، افضل ہے بندوں میں
اگر تم سن سکو تو یہ سروشِ کلکِ قدرت ہے
گنہگارو! نہ گھبراؤ، رکھو مضبوط گھٹنوں کو
وہ دیکھو! مصطفیٰ (ﷺ) کے فرق پر تاجِ شفاعت ہے
فقط عُقبیٰ نہیں، دُنیا بھی سنورے گی اسی صورت
تتبعِ مصطفیٰ (ﷺ) کا باعثِ صد خیر و برکت ہے
زبانیں کیوں درودِ پاک سے محروم رہ جائیں
برائے اہلِ ایماں ربِّ عالم کی یہ سُنّت ہے
سفینہ اُن (ﷺ) کی عترت کا، بچائے غرق ہونے سے
صحابی ان (ﷺ) کا اک اک راہ نمائے ہدایت ہے
کہا جو کچھ نبی (ﷺ) نے، جب وہ سب وحیِ خدا ٹھہرا
تو جو بھی قول ہے سرکار (ﷺ) کا، وہ گنجِ حکمت ہے
وہ کچھ کرتے نہیں خود سے، وہ کچھ کہتے نہیں خود سے
ہر اک قول و عمل پر اُن کے، خالق کی صیانت ہے
لرزتا ہے قدم رکھتے ہوئے اس پہ دلِ زائر
سرِ ہر ذرۂ طیبہ پہ وہ وفورِ لطافت ہے

مجھے بھی حکم کی تعمیل پر رہنا ہے آمادہ
جو وا میرے لیے سرکار (ﷺ) کی آغوشِ رحمت ہے
فقط اللہ کو تسلیم کرنا تو ہے سطحیت
"ہے تکمیلِ ایماں شرطِ اقرارِ رسالت ہے"
جسے احسان فرمایا ہے رب نے اہلِ ایماں پر
وہ ہے محمودؔ تو سرکار ہر عالم (ﷺ) کی بعثت ہے

☆☆☆☆☆

جب بھی پڑھی ہے نعت سرِ عام دوستو
بگڑے ہوئے بنے ہیں سبھی کام دوستو
نامِ حضور (ﷺ) میں نے لیا تھا کہ کھل گیا
یادوں کا ایک گلشنِ الہام دوستو
ظلمت شکن ہے آمدِ خورشیدِ نور پاش
روشن ہیں آج میرے در و بام دوستو

(ماہنامہ "انوار الصوفیہ" قصور، نومبر ۱۹۶۲)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ضمانت بخششِ زائر کی جب کارِ رسالت ہے
کھلا سب کے لیے طیبہ میں دربارِ رسالت ہے

ہے "اَوْ اَدْنٰی" کے اعلانِ خدائے پاک سے ظاہر
جُڑا وحدانیت کے تار سے تارِ رسالت ہے

بہت ہیں لطف و احسان و مروّت کے یہاں موتی
کرم آثار اتنا بحرِ زخّارِ رسالت ہے

ہے دستارِ فضیلت ارض کی قُبّہ مدینے کا
سرِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) پہ دستارِ رسالت ہے

سنور جائے گی دُنیا اس سے ہو گی عاقبت اچھی
برائے طاعت و تقلید کردارِ رسالت ہے

عدم کے سایے چھائے ہیں ہر اک اِقلیمِ ظلمت پر
سرِ انسانیت پر لطفِ ضَو بارِ رسالت ہے

نبی (ﷺ) کے ہاتھ کو خالق جب اپنا ہاتھ کہتا ہے
تو حاملِ وحی رب کی ہے جو گفتارِ رسالت ہے

رسالت ترجماں ہے خالق و معبودِ برحق کی
اُلوہیّت بہر لحہ مددگارِ رسالت ہے

ضرورت جس کو نورانیّتوں کی ہو یہاں آئے
مدینے میں ضیا افروز دربارِ رسالت ہے

اثر سے صحبتِ محبوبِ خلّاقِ عوالم (ﷺ) کی
صحابہؓ میں سے اک اک شخص شہکارِ رسالت ہے

بناتؑ اسباط اور ازواج کی ہیں جس میں خوشبوئیں
وہ خیلِ سرورِ کونین (ﷺ) گلزارِ رسالت ہے

خدا چاہے تو ہو سکتا ہے ثابت اہلِ عالم پر
کہ جو بھی اُمّتی ہے وہ وفادارِ رسالت ہے

سمجھیے لازم و ملزوم توحید و رسالت کو
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

ہر اک مومن کو ہے محمودؔ یوں تو اُنس حضرت (ﷺ) سے
جدا سب سے ولیکن ذوقِ انصارِ رسالت ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بہ حُسنِ رحمِ رحماں شرط اقرارِ رسالت ہے
پئے غُفرانِ میزاں شرط اقرارِ رسالت ہے
پئے تغلیطِ عصیاں شرط اقرارِ رسالت ہے
برائے لطفِ رضواں شرط اقرارِ رسالت ہے
عنایاتِ اُلوہی سے تمتُّع کے لیے، لوگو!
جو سوچو تو اک آساں شرط اقرارِ رسالت ہے
پہنچنا رُتبۂ حقُّ الیقیں تک خوب ہے لیکن
برائے حفظِ ایقاں شرط اقرارِ رسالت ہے
خدا بندے پہ سَتّر ماؤں سے بڑھ کر ہے پُرشفقت
مگر اس میں بھی ہاں ہاں، شرط اقرارِ رسالت ہے
شرائط دین پر چلنے کی کچھ کم تو نہیں، یارو!
پہ اُن سب میں نمایاں شرط اقرارِ رسالت ہے
کوئی ایمان مجمل یا مفصّل مان لیتا ہے
تو اس میں گرمِ جولاں شرط اقرارِ رسالت ہے

جو ہے اقرارِ توحیدِ خدا شرطِ مسلمانی
تو اس کے ساتھ یکساں شرط اقرارِ رسالت ہے
بچانا چاہتا ہے رب جہنّم سے جو لوگوں کو
ز رُوئے حرفِ قرآں شرط اقرارِ رسالت ہے
جو تو خوشیوں کا شیدا ہے، اگر ہے یہ تری خواہش
کہ ہو دل میں چراغاں ۔ شرط اقرارِ رسالت ہے
مدینے میں پہنچنے کی تمنّا ہے کسی کو بھی
تو اس کی اک نمایاں شرط اقرارِ رسالت ہے
تجھے اشعار پڑھنے کی اجازت حشر میں ہو گی
مگر سوچ اے سُخنداں! شرط اقرارِ رسالت ہے
یہی محمودؔ مُترشّح ہے قرآنِ مُقدّس سے
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا کے فضل و احساں نے مری خاطر کیا ہے طے
کہ دُھن ایسی لگے مجھ کو کہ ہو نعتِ نبی (ﷺ) ہر لَے
سراپا رحمت و رافت بنایا رب نے سرور (ﷺ) کو
برائے رحمت و رافت اُدھر دیکھے نہ کیوں ہر شے
تخصّص جو مسلمانوں کا تھا، تھی غیرت و عزّت
نبی (ﷺ) کے دشمنوں کے پاس ہے مرہونہ کیا کیا شے
سیاست بینَ الاقوامی نہیں آقا (ﷺ) سے پوشیدہ
شیاطینِ یہودیّت مسلمانوں کے ہیں درپے
نبی جی (ﷺ)! کافروں کے آگے سے ہم چاہتے کیوں ہیں
وہ اِستفراغ سُوئے ہضم کو کرتے ہیں اب جو قے
نکالیں ملک کو سرکارِ والا (ﷺ)! اُس کے چنگل سے
رہیں گے تابعِ فرمانِ امریکا کے ہم تا کَے
شرائط ابجدِ ایماں کی ہیں توحید پر قائم
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
گدائے کُوئے سرور (ﷺ) نے رکھا محمودؔ ٹھوکر پر
جو دیکھا جاہِ کسریٰ، تاجِ قیصر اور تختِ کَے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طیبہ کی آئی یاد تو ہم رقص کر اُٹھے
پائی دلی مُراد تو ہم رقص کر اُٹھے
کھا کے قسم حبیب (ﷺ) کے شہرِ عزیز کی
رب نے کیا جو شاد تو ہم رقص کر اُٹھے
اِرقامِ مدحِ آقا و مولائے دُہر (ﷺ) پہ
پایا خدا سے صاد تو ہم رقص کر اُٹھے
نعتیں سنائیں اہلِ مدینہ کو ہم نے، اور
اُن سے ملی جو داد تو ہم رقص کر اُٹھے
سرکار (ﷺ) کے مُحِبّوں کے مابین خواب میں
دیکھا جو اِتّحاد تو ہم رقص کر اُٹھے
اسمِ رسولِ پاک (ﷺ) نے فرقوں کے درمیاں
زائل کیا فساد تو ہم رقص کر اُٹھے
آقا (ﷺ) کے خادموں میں، سنا یہ کہ ہو گیا
حرفِ غلط عناد تو ہم رقص کر اُٹھے
حکمِ نبی (ﷺ) پہ اُتری جو دل سے رشیدؔ کے
دُنیائے کم سواد تو ہم رقص کر اُٹھے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرکار (ﷺ) سا کہیں پہ ہے صاحب جمال کیا
دیکھا فلک نے اُن سا ستُودہ خصال کیا

رحمان کے کرم نے دیا ہے قلم مجھے
غیرِ نبی (ﷺ) کی مدح میں ہو اشتغال کیا

حُبِّ رسول پاک (ﷺ) نہ ہو عشق غیر ہو
یہ تو دماغ ہی کا نہیں اختلال کیا

مجھ کو بُلاوا شہرِ پیمبر (ﷺ) سے آ گیا
خوشخبری یہ رہی نہیں فرخندہ فال کیا

پانی تو گھاٹ گھاٹ کا پیتے رہے ہو تم
آبِ مدینہ سا بھی ہے آبِ زُلال کیا

دل جب خدا نے حُبِّ نبی (ﷺ) کے لیے دیا
تو پھر ضروری دل کی نہیں دیکھ بھال کیا

مشغول میں ثنائے حبیبِ خدا (ﷺ) میں ہوں
اس پہ یہ برافروختگی و اشتعال کیا

کیا پہلے اور بعد کے دن تھے فراق کے؟
اِسریٰ کی رات ہی رہا رب سے وصال کیا

آگے مرے نبی (ﷺ) کے پسینے کے دوستو
رکھتا تھا حیثیت کوئی مُشکِ غزال کیا؟

ہر اُمّتی حضور (ﷺ) کا مدحت طراز ہے
کیا طفل کیا مُسِن ہے اناث و رجال کیا

کیا ہوں گے میرے ضامنِ بخشش حضور پاک (ﷺ)!
نزدِ بقیع ہو گا مرا انتقال کیا؟

ماہِ ظہورِ سرورِ کونین (ﷺ)، حبّذا
اس کا نہیں ہے نقش دلوں پہ ہلال کیا

یہ تو فقط ہے سنّتِ رحمان پہ عمل
شاعر کا نعتِ پاک نبی (ﷺ) میں کمال کیا

سیرت نگار کوئی حقیقت نہ پا سکا
عمّارؓ کیا تھے، کیا تھے ابوذرؓ، بلالؓ کیا

حُبِّ حبیبِ حق (ﷺ) میں مگن قلب کے لیے
جاہ و مفاد و آز کا ہو انتشال کیا

میں تو وظیفہ خوار رسولِ کریم (ﷺ) ہوں
مجھ سے مَلَک لحد میں کریں گے سوال کیا
شہرِ نبی (ﷺ) سے ہو کے جو آئے ہیں' وہ بتائیں
طیبہ سے گھر کو مُڑنا نہیں ہے محال کیا
دُنیا میں ذکرِ نورِ نبی (ﷺ) تھا زبان پہ
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
یادِ نبی (ﷺ) کی ٹھنڈکیں دل ہے لیے ہوئے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
جب طاعتِ رسولِ خدا (ﷺ) سے نفور ہیں
پایا ہے اپنے سر بڑا اس سے وبال کیا
جب کاربند حلمِ نبی (ﷺ) پر نہیں ہیں ہم
ایسی جراحتوں کا ملے اندمال کیا
سرکار (ﷺ)! اپنے ''رہنما'' دشمن ہیں قوم کے
صیہونیوں کے سب یہ نہیں یرغمال کیا
پتلا ہُوا ہے نعت میں پانی بڑوں کا بھی
پتلا نہ ہوتا اس میں ہمارا بھی حال کیا
محمودؔ کو رضائے نبی (ﷺ) کی لگی ہے دُھن
کہتا نہیں مناقبِ اصحاب ؓ و آل ؓ کیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بھیجا ہُوا خدا کا نہ آئے' مجال کیا
اُن (ﷺ) کو نہ پیام رب کا سنائے' مجال کیا
رُوحُ الْاَمِیْن کو یاد قرینہ ادب کا ہے
پیروں کو چوم کر نہ جگائے' مجال کیا
باذنِ حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) ہے لازمی
خُود سے کوئی مدینے کو جائے' مجال کیا
حُسنِ مقدّر آپ نہ دے جس کو راستہ
کاغذ پہ نقشِ نعت جمائے' مجال کیا
دل میں اُمید جو رکھے لطفِ حضور (ﷺ) کی
قصرِ انا کو خود سے نہ ڈھائے' مجال کیا
مومن ہو اور یقیں رکھے قرآن پہ' تو وہ
بابِ نبی (ﷺ) پہ شور مچائے' مجال کیا
محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں (ﷺ) کے سوا' مرے
دل میں کسی کی یاد سمائے' مجال کیا

اس کو بڑھا رہی ہو جب خود ذاتِ کبریا
شانِ حضور (ﷺ) کوئی گھٹائے، مجال کیا

سیرت نگارو! کہتے ہو کیا، یہ تو سوچ لو
جبریل مصطفیٰ (ﷺ) کو پڑھائے، مجال کیا

"الطَّالِعُ لِی" قولِ نبی (ﷺ) ہے تو پھر مجھے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

محمودؔ پُوجتا ہو جو ربِّ قدیر کو
آگے نبی (ﷺ) کے سر نہ جھکائے، مجال کیا

☆☆☆☆☆

جس سے بنا نصیب غلامانِ مصطفیٰ (ﷺ)
وہ برکتیں ہیں آج بھی نامِ حضور (ﷺ) میں

واللہ! جھانکتا ہے بہ وصفِ رُخِ حبیب
نامِ خدا بھی کبھی نامِ حضور (ﷺ) میں

(ماہنامہ "نورِ ظہور" قصور۔ اپریل ۱۹۶۳)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محاوراتی گرہ بند نعت

آگے ہے میری آنکھ کے جلوہ حضُور (ﷺ) کا
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

آنکھوں میں میری، شہرِ نبی (ﷺ) ہے بسا ہُوا
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

آنکھیں درود خواں سے کرے گا وہ چار کیا
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

جب کُھب چکا ہے آنکھ میں قُبّہ حضور (ﷺ) کا
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

روشن ہوئی ہے آنکھ پیمبر (ﷺ) کو دیکھ کر
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

دیدِ نبی (ﷺ) ہے آنکھ کی ٹھنڈک سرِ نشور
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

ناعت کو اس سے آنکھ ملانے کی تاب ہے
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

کملی کے واسطے مری للچائی آنکھ کو
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
آنکھوں سے میری' نیل ڈھلا تھا سرِ حجاز
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
آنکھوں کا تارا مادحِ سرکار (ﷺ) ہے' اُسے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
آنکھوں میں پھر رہی ہے مدینے کی دلکشی
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
ٹھنڈی کروں گا آنکھ پیمبر (ﷺ) کی دید سے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
مدّاحِ مصطفیٰ (ﷺ) کو لگائے گا آنکھ سے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
آنکھیں ہوئی تھیں شہرِ پیمبر (ﷺ) میں میری بند
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
آنکھیں اُمنڈ رہی ہیں مدینے کے ہجر میں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

آنکھوں میں جان آئی ہے آقا (ﷺ) کو دیکھ کر
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
آنکھوں میں آئیں ذکرِ نبی (ﷺ) سے طراوتیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
ٹیڑھی کرے گا آنکھ وہ کیا میری سمت کو
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''
میلی کرے گا آنکھ کیوں محمودؔ کے لیے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

☆☆☆☆☆

درد کے درماں' شافعِ محشر' ان کا ثنا خواں خالقِ اکبر
فخرِ نبوّت' بدرِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
بحرِ محبّت' کانِ سخاوت' ساقیِ کوثر' وارثِ جنّت
حامی و ناصر وقتِ ضرورت صلی اللہ علیہ وسلم

(ماہنامہ ''ضیا'' لاہور۔ فروری ١٩٥٦)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مقبول ہو گیا جو ترا شیوۂ وفا
مدّاحِ حضور (ﷺ) کا دے گا خدا صلہ

اِس خموش رہ کہاں سکتے تھے وہ بھلا
نعتیں کہیں تو قدسیوں نے "واہ وا" کہا

آئے بلاوے کی جسے حرمین سے ہوا
عزّت ہے اس کی لازمی، اس کا ادب روا

میں نے نبی (ﷺ) کے شہر کا ایسے سفر کیا
رستے میں کوئی موڑ، نہ اڑچن، نہ دغدغہ

میں جب حضورِ شاہ (ﷺ) میں جا کر کھڑا ہوا
ہر داغ معصیت مرا اشکوں نے دھو دیا

حظ حاضریٔ شہرِ پیمبر (ﷺ) سے یہ ملا
پایا ہے میں نے خالقِ کونین کا پتا

مدفونِ طیبہ ہونے کا رکھتا ہوں ادّعا
اس حیثیت میں ہوں میں تمنّائیِ بقا

آنا جو چاہو ربِّ جہاں کی نگاہ میں
سرکارِ کائنات (ﷺ) سے کرتے رہو وفا

میزان پہ توجّہِ سرکار (ﷺ) کے طفیل
محمودؔ بھی گرفتِ ملائک سے چھٹ گیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بغیر یادِ نبی (ﷺ) ہو تو جی کو کیا کیجے
اور ایسی زندگی بے حسی کو کیا کیجے

حوالہ جس میں نہ ہو مدحتِ پیمبر (ﷺ) کا
اگرچہ ہو بھی تو ایسی خوشی کو کیا کیجے

جو دُور طاعت و تقلیدِ مصطفی (ﷺ) سے رہی
اُس آگہی کو، اُس دانشوری کو کیا کیجے

اگر نہ مرکزی نکتہ ہو پیار سرور (ﷺ) کا
عزیز داری کو اور دوستی کو کیا کیجے

جو غیرِ آقا و مولا (ﷺ) کے ذکر میں گزرے
تو ایسے لمحے کو، پل کو، گھڑی کو کیا کیجے

نہ جس میں گنبدِ آقا (ﷺ) کا عکس ہی جھلکے
جہاں کی ایسی کسی دلکشی کو کیا کیجے

رہا نہ کوئی جو وابستہ دینِ سرور (ﷺ) سے
تو اُس کی گفتنی، ناگفتنی کو کیا کیجے

اُساس ہو نہ اگر اِتّقا کی حُبِّ نبی (ﷺ)
رشیدؔ ایسے کسی "متّقی" کو کیا کیجے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جانے کب ہو گی رسا طیبہ میں میری آواز
اور دے گی مجھے اُس شہر کی مٹی آواز

ان کا فرمان ہے فرمانِ خدائے واحد
میرے سرکار (ﷺ) کی آواز ہے رب کی آواز

جس نے توحید و رسالت کا بجایا ڈنکا
دعوتِ حق کی صفا پر تھی وہ پہلی آواز

ان سے راضی ہُوا خالق؛ وہ صحابہؓ ٹھہرے
جن کے کانوں میں پڑی آپ (ﷺ) کی سچی آواز

شہرِ آقا (ﷺ) میں بُلاوے کا سندیسا لے کر
ہاتفِ غیب کی آئے گی یقینی آواز

صورتِ نعتِ پیمبر (ﷺ) میں نکالیں شاعر
اُنس و اخلاص و عقیدت کی پیامی آواز

تجھ کو محمودؔ بلاتے ہیں رسولِ اعظم (ﷺ)
یہ سُنائی دے الٰہی! مجھے جلدی آواز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گیلی آنکھوں میں ہے روضے کا نظارہ موجزن
ذہنِ احقر میں ہے شعروں کا طرارا موجزن

میں مئے حُبِّ نبی (ﷺ) میں مست تھا، بے خود رہا
جامِ الفت میں رہا مدحت کا پارہ موجزن

رشتۂ الفت پیمبر (ﷺ) سے جو کر لو اُستوار
درمیانِ قعرِ دریا ہو کنارہ موجزن

موج جب آئی ہے دل میں مدحتِ سرکار (ﷺ) کی
چرخِ رفعت پر ہے قسمت کا ستارہ موجزن

بارشِ الطاف کی خواہش ہو تو طیبہ چلو
دیکھ لو میزابِ رحمت کا اشارہ موجزن

دل سمندر ہے تو اس میں الفتِ سرکار (ﷺ) کا
مستقل ہے اک عقیدت کا ادارہ موجزن

خیر کی خواہش میں جب ذکرِ نبی (ﷺ) لب پر رہا
اس کے ہر پہلو سے نکلا استخارہ موجزن

یہ نتیجہ غیر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدّاحی کا ہے
غوطہ زن ہے سُودؔ لیکن ہے خسارہ موجزن
ساحلِ جدّہ کی جانب صورتِ نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
بحرِ اخلاص و عقیدت کا ہے دھارا موجزن
سوچو تو محمودؔ مدحِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
زندگی آموز ہے اک استعارہ موجزن

☆☆☆☆☆

سلام ان پر جو محبوبِ خدا ہیں رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سلام ان پر؛ اطاعت جن کی حق نے فرض فرمائی
سلام ان پر جو ختم المرسلین ہیں، سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں
کہ جن پر آیۂ "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ" آئی
سلام ان پر؛ نہیں ہم سے بشرؔ جو نورِ داور ہیں
جنھوں نے خود حدیثِ "اَیُّکُمْ مِثْلِیْ" ہے فرمائی

(ماہنامہ "انوار الصوفیہ" قصور۔ مارچ ١٩٦٧)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

وردِ صلوات میں جو لوگ تواتُر کرتے
اپنی قسمت پہ نہ کیسے وہ تفاخُر کرتے
اچھا ہوتا کہ سمجھنے کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عظمت
لوگ قرآنِ مقدّس میں تدبُّر کرتے
دیکھتے سارے نظامات جہاں سے برتر
دینِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ جب لوگ تفکُّر کرتے
سر کو پھوڑائے ہوئے حشر میں ڈوبے ملتے
مدح گویانِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو تبختُر کرتے
جن کے ہونٹوں پہ نہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت ہوتی
کیوں نہ ہم ایسوں سے اظہارِ تغایُر کرتے
چلتے رہتے جو رہِ طاعتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر لوگ
لطف کے ابر سب ایسوں پہ تقاطُر کرتے
ہوتے جو لوگ تمنّائی دیدِ طیبہ
وہ بہر صبح و مسا اس کا تصوُّر کرتے

اصل کھل جاتی اگر اُن پہ بھی تابانی کی
رشک ذرات مدینہ پہ مَہ و خُور کرتے

دیکھ کر خلد میں مدّاحِ رسولِ حق (ﷺ) کو
کیوں نہ زُہّاد بھی اظہارِ تحیّر کرتے

کچھ کمی رہتی عبادت کے حوالے سے اگر
وردِ صلوات سے تم لوگ اسے پُر کرتے

اہلِ الفت تو مدینے کو لپکتے دِل سے
کیا کوئی ایسے بھی ہوتے جو تأخّر کرتے

حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) کا جو موقع آتا
اہلِ ایمان سب اظہارِ تہوّر کرتے

گر درود اُن (ﷺ) پہ نہ تقلیدِ خدا میں پڑھتے
اور کس بِرتے پہ انسان تکبّر کرتے

کتنا اچھا تھا کہ طیبہ سے جو لوٹے زائر
درج قرطاس پہ وہ اپنے تأثّر کرتے

ہم کو عقبیٰ میں شفاعت کی جو خواہش ہوتی
کلبِ دُنیا جو نظر آتا تو دُر دُر کرتے

زندگی پا کے بھی محمودؔ نہ کیسے بندے
لطفِ سرکار (ﷺ) پہ اظہارِ تشکّر کرتے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ممنونِ آقا (ﷺ) ہے مِرا ہر لمحۂ حیات
یوں لامحالہ بڑھ گیا ہے رتبۂ حیات

باندھا ہے ربِّ پاک نے شیرازۂ حیات
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

یہ ہے حدیثِ قُدسیٔ لَولاکَ سے عیاں
کھولا حضورِ پاک (ﷺ) نے دروازۂ حیات

نورِ حضور (ﷺ) پیدا کیا جب غفُور نے
جہلِ عدم سے پھُوٹ بہا چشمۂ حیات

اُلجھیڑے میں پڑی تھی مِری زندگی کی ڈور
لطفِ نبی (ﷺ) نے جوڑ دیا رشتۂ حیات

گزرے جو پیروئ پیمبر (ﷺ) میں زندگی
پہنچائے قصرِ مغفرت میں جادۂ حیات

محشر میں منہ دکھائے گا اپنی نبی (ﷺ) کو کیا
دینا پڑا اگر وہاں کفّارۂ حیات

مدّاحیِ حضور (ﷺ) میں کرنا نہ کچھ کمی
رہ جائے شاید اس طرح سے پردۂ حیات

افسوس! اُمّتی جو ہیں آقا حضور (ﷺ) کے
زندہ بھی ہیں اور کر رہے ہیں نوحۂ حیات

چنگل میں کفر کے ہیں پیمبر (ﷺ) کے اُمّتی
دستِ ستم شعار میں ہے نقشۂ حیات

ہم طاعتِ حبیبِ خدا (ﷺ) کے نہیں قریں
کندھوں پہ ہیں اُٹھائے ہوئے لاشۂ حیات

آقا حضور (ﷺ)! آپ سے کیا ہے چھپا ہُوا
دستِ ممات میں ہے چُھپا چہرۂ حیات

سرکار (ﷺ)! ''رہنماؤں'' کے کردار کے طفیل
آتا ہے چاک چاک نظر جامۂ حیات

سرکار (ﷺ)! مرنا بھی ہُوا مشکل غریب کا
ایسے گرفت میں ہے لیے پنجۂ حیات

سرور (ﷺ) کے اتّباع کی صورت رہی ہے کیا
محمودؔ اپنا دیکھ تو آئینۂ حیات

☆☆☆☆☆

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

آقا (ﷺ) پہ ہو نثار اگر مایۂ حیات
بعدِ وفات دے گا ثمر مایۂ حیات

سمجھیں گے کیا وہ سرورِ عالم (ﷺ) کے فقر کو
نزدیک جن کے ٹھہرا ہو زر مایۂ حیات

دل میں جو حفظِ حُرمتِ سرور (ﷺ) کا ہو خیال
رکھتا نہیں ذرا بھی اثر مایۂ حیات

زندہ ہوں یوں کہ عازمِ شہرِ نبی (ﷺ) رہوں
میرے لیے یہی ہے سفر مایۂ حیات

آقا (ﷺ) کا ذکر سنتے ہوئے جو ٹپک پڑیں
اشکوں کے ہیں وہی تو گہر مایۂ حیات

کم ہو جو کوئی بات مقامِ حضور (ﷺ) سے
تو کیوں نہ ہو گا زیر و زبر مایۂ حیات

حُبِّ حبیبِ خالق و مالک (ﷺ) کی ہے عطا
اک بے نیازِ شرّ و ضرر مایۂ حیات

جو دُور ہیں حضُور (ﷺ) سے‘ ہے اُن کے واسطے
مال و منال و لعل و گہر مایۂ حیات
ناعت نہیں ہے جو‘ وہ تہی کیسہ شخص ہے
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"
خوشحال زندگی کی علامت یہی تو ہے
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"
محمودؔ برکتیں ہیں یہ شہرِ حضور (ﷺ) کی
طیبہ کی ہے اک ایک سحر مایۂ حیات

☆☆☆☆☆

سلام اُن پر‘ رسولِ حق ہیں جو عبدِ خدا بھی ہیں
سلام اُن پر‘ بشر ہیں جو مگر نورُ الہدیٰ بھی ہیں
سلام ان پر‘ جنھوں نے بگڑی تقدیریں بنائی ہیں
سلام ان پر جنھوں نے غیب کی باتیں بتائی ہیں

(ماہنامہ "ضیا" لاہور۔ جولائی ۱۹۵۶)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہرِ نبی (ﷺ) کی خاک ہے سرمایۂ حیات
اس کا خس و خاشاک ہے سرمایۂ حیات
جس سے حیات آشنا اک ایک شے ہوئی
وہ نکتۂ لولاک ہے سرمایۂ حیات
گیلی نظر ہے سُوئے مدینہ لگی ہوئی
یہ دیدۂ نم ناک ہے سرمایۂ حیات
مظہر نبی (ﷺ) ہیں رب کے‘ یہ جس سے پتا چلے
وہ فہم‘ وہ ادراک ہے سرمایۂ حیات"
میرا تخیّل آقا (ﷺ) کے مسکن کو ہے رواں
یہ اشہبِ چالاک ہے سرمایۂ حیات
قدمینِ مصطفیٰ (ﷺ) کے اشارے کو دیکھ لو
دفنِ بقیعِ پاک ہے سرمایۂ حیات
آقا (ﷺ) کے فقر نے یہ دیا ہے سبق مجھے
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"
محمودؔ جس کا دشمنِ سرکار (ﷺ) ہو ہدف
وہ لہجۂ بے باک ہے سرمایۂ حیات

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قائم نبی (ﷺ) کے دم سے ہے یہ نظمِ کائنات
پنہاں اس ایک نکتے میں پاؤ گے سو نکات

اُمت پہ آقا (ﷺ) کیجیے گا نگہِ التفات
گھیرے ہوئے ہیں اس کو جہاں بھر میں مشکلات

سرکار (ﷺ) کے ظہور کے دن سر کے بل گرے
عُزّیٰ و وُدّ و نَسر و ہُبَل اور منات و لات

قسمت کا جو دھنی ہو وہ جو خوش نصیب ہو
مدحِ نبی (ﷺ) میں دے خدا اُس شخص کو ثبات

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ عمل دل سے وہ کرے
جو بندہ چاہتا ہو عزیزو! رہِ نجات

ثبت اپنی زندگی کے خد و خال پر کرو
محبوبِ ربِّ پاک (ﷺ) کی سیرت کے واقعات

دینِ نبی (ﷺ) میں صاحبِ عزّت ہے متّقی
کچھ اس میں حیثیت نہیں رکھتی ہے ذات پات

لائق جو ہے مدیح و ثنا کی تو ہے فقط
خالق کی پاک ذات یا سرور (ﷺ) کی پاک ذات

رخ تو دعاؤں کا سوئے شہرِ نبی (ﷺ) کرو
پہنچائیں گے حضور (ﷺ) خدا تک تمھاری بات

رب سے مری وسیلۂ آقا (ﷺ) سے ہے دعا
نزدِ بقیعِ پاک کہیں ہو مری وفات

آقا (ﷺ) کے میہمان کو کس چیز کی کمی
طیبہ میں جائے کیوں کوئی لے کر توا پرات

مومن کی فکر نے یہ نتیجہ اخذ کیا
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

خوشنودیِ حضور (ﷺ) ملے گی تمھیں ضرور
محمودؔ ڈھانے نکلو تو اندر کا سومنات

☆☆☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

یادِ طیبہ سے جو تھا حُسنِ لیاقت روشن
دید قُبّہ سے ہوئی حسِّ بصارت روشن
میرے خامے نے جو قرطاس پہ نعتیں لکھیں
لوحِ تقدیر کی پائی ہے عبارت روشن
ہوئے تابندہ مہ و نجم قدومِ شہ (ﷺ) سے
شبِ اسرا میں ہوئی قسمتِ جنّت روشن
اپنے مظہر سے ملاقات تھی ذاتِ حق کی
قُربِ اسرا سے ہُوا بابِ حقیقت روشن
مسکنِ سرورِ عالم (ﷺ) میں جو احقر پہنچا
پا لیا شہر میں اک قصرِ سخاوت روشن
پیٹھ ظلمت نے مدینے کو دکھائی اپنی
دیکھ کر گنبد و مقصورۂ حضرت (ﷺ) روشن
صحنِ دل جس کا نہ نعتوں سے مُنوّر ہو گا
کوٹھڑی اُس کی نہ ہو گی کسی صورت روشن
اس نے مدّاحیِ سرکار (ﷺ) میں آنکھیں کھولیں
یوں ہے محمودؔ کا ہر حرفِ عقیدت روشن

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

میں کیوں نہ دل سے کروں احترامِ صدق و صفا
ہُوا ہے سیرتِ سرور (ﷺ) سے نامِ صدق و صفا
رسولِ پاک (ﷺ) سے پہنچا پیامِ صدق و صفا
عمل میں کیوں نہ کریں اہتمامِ صدق و صفا
ہُوا ہے روزِ جزا تک کے واسطے قائم
نقوشِ پائے نبی (ﷺ) سے دوامِ صدق و صفا
جو اہلِ بیتؓ تھے وہ بھی تھے مُتّبع اس کے
تھا ہر صحابیؓ بھی اُن کا امامِ صدق و صفا
نبی (ﷺ) نے اس کو عطا کی ہے کس قدر عزت
کھُلے گا حشر کے دن احتشامِ صدق و صفا
خدا عطا جو کرے تم کو حاضری کا شرف
نبی (ﷺ) کے شہر کو کرنا سلامِ صدق و صفا
کبھی جو سامنے آقا (ﷺ) کا نام لیوا ہو
رکھو رویّے میں تم التزامِ صدق و صفا

سوار نفس کے اشہب پہ ہو بنامِ نبی (ﷺ)
گرفت میں ہو تمھاری' زمامِ صدق و صفا

یہ اتباعِ حبیبِ خدا (ﷺ) میں ملتا ہے
پیو تو صرف پیو آپ جامِ صدق و صفا

یہ حق ہے' اس کی تو تغلیط ہو نہیں سکتی
کلامِ پاکِ نبی (ﷺ) ہے کلامِ صدق و صفا

خدا کرے کہ کوئی مُلک میں کرے جاری
نظامِ آقا و مولا (ﷺ) = نظامِ صدق و صفا

جو جان لو تو یہ محمودؔ راہِ تقویٰ ہے
بتایا ہم کو نبی (ﷺ) نے مقامِ صدق و صفا

☆☆☆☆☆

لب پہ ہے میرے نامِ مبارک حضور (ﷺ) کا
میرے لیے کھلے نہ کیوں دروازہ نور کا

(ماہنامہ "تجدیدِ عہد" لاہور، دسمبر ۱۹۵۷)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتخر قبہ جو ہے چھاؤں گھنی پر اپنی
میں بھی مغرور ہوا خوش نظری پر اپنی

نعت کہ لی تو وہی فخر میں تبدیل ہوئی
جو ندامت تھی مجھے بے ہنری پر اپنی

شہرِ لاہور کے باسی جو مدینے پہنچے
فخر کیونکر نہ کریں دیدہ وری پر اپنی

جس کو طیبہ سے حضوری کا بلاوا آئے
رقص کر اُٹھے نہ کیونکر وہ خوشی پر اپنی

حوصلہ حشر کے دن نعتِ نبی (ﷺ) نے بخشا
میں تھا شرمندہ عبادت میں کمی پر اپنی

دیکھ کر قبۂ سرکار (ﷺ) کی شادابی کو
آنکھ مسرور نظر آئی نمی پر اپنی

پیش ہوتے ہی سرِ حشر خدا کے آگے
فخر کرنا ہے تمھیں حبِّ نبی (ﷺ) پر اپنی

غرفۂ لطف سے محمودؔ نظر کرتے ہیں
جب بھکاری کو وہ (ﷺ) پاتے ہیں گلی پر اپنی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی (ﷺ) کے غیر کا عزّت سے آپ نام نہ لو
کوئی بھی اُس کے لیے لفظ احترام نہ لو

خدا کے بندو! نبی (ﷺ) کا نظام اپناؤ
برائے مُلک بدیسی کوئی نظام نہ لو

قریب تک نہ پھٹکنا ترازو کے، جب تک
نبی (ﷺ) کے دامنِ رحمت کو آپ تھام نہ لو

زبان دل کی نہ ہو ترجمان تو تُف ہے
جو دل میں اُنس نہ ہو تو نبی (ﷺ) کا نام نہ لو

سلام جو نہ حبیبِ خدا (ﷺ) پہ پڑھتا ہو
کبھی. تم ایسے کسی شخص سے سلام نہ لو

اگر ہے سُنّتِ سرکار (ﷺ) سے تمھیں رغبت
مزا تو جب ہے کہ دشمن سے انتقام نہ لو

گراؤ کیش نہ حُبِّ نبی (ﷺ) کسی صورت
پڑھو جو نعتِ پیمبر (ﷺ) تو اس کے دام نہ لو

رشید سوچو کوئی ہے حضور (ﷺ) سے بڑھ کر؟
کہا ہے کس نے کہ تم عقل ہی سے کام نہ لو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سر میرا پئے قُبّۂ سرکار (ﷺ) جُھکا تھا
سجدہ جو مرے دل نے کیا تھا، وہ روا تھا

مکّہ میں بھی یوں قلب مدینے کو کھنچا تھا
کعبہ کا جو میزاب تھا، وہ سمت نما تھا

نعتوں میں ڈرانگ نے مزا ایسا دیا تھا
تصویرِ عقیدت میں ہرا رنگ بھرا تھا

اک ابرِ لطافت پہ دل لے کے چلا تھا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

رُتبہ ہُوا معلوم زمانے کو نبی (ﷺ) کا
جو حرفِ "لَعَمْرُکَ" تھا، وہی چشم کشا تھا

مقبول ہے دربارِ خداوندِ تعالیٰ
ہر مصرع مدّاحِ محبوبِ خدا (ﷺ) تھا

جاتے ہوئے طیبہ جو ملا ساحلِ جدّہ
بیڑا مری قسمت کا کنارے سے لگا تھا

اپنائیت اک آب و ہوا تک میں رچی تھی
ہر تحفہ جو طیبہ سے ملا، بیش بہا تھا

میزاں پہ کھلی مدحِ پیمبر (ﷺ) کی حقیقت
یہ مشغلۂ خاص بہ تقلیدِ خدا تھا

آئی جو بُلاوے کی خبر شہرِ نبی (ﷺ) سے
آنگن میں مرے دل کے عجب شور مچا تھا

طیبہ سے لدا پھندا مُڑا داتا نگر کو
لاہور سے تو بے سر و سامان چلا تھا

تخلیقِ عوالم کی عنایت کے سبب میں
فرمانِ خدا فقرۂ "لَوْلَاکَ لَمَا" تھا

سوچا جو "فَتَرْضٰی" کے مفاہیم پہ ہم نے
اللہ کو پایا ہے کہ راضی برضا تھا

عقبا تھی پئے لطفِ نبی (ﷺ) گرمیِ محشر
رحمت کا جو اک چتر مرے سر پہ تنا تھا

طیبہ میں گزارے ہوئے دن یاد ہیں مجھ کو
آقا (ﷺ) کی عنایات کا ہر رنگ نیا تھا

جو عترت و اصحابِ پیمبر (ﷺ) کا تھا ناقد
وہ دشمنِ دیں، دشمنِ اربابِ وفا تھا

اپنائی جو محمودؔ رہِ نعتِ پیمبر (ﷺ)
یہ دانش و حکمت تھی، مرا ذہن رسا تھا

☆☆☆☆

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
تھا نقشِ بشارت کہ جو پانی میں چھپا تھا

نازاں تھے بلالؓ اُس پہ تو یہ فخر بجا تھا
جو وفُر ودیعت کہ غلامی میں ہوا تھا

آقا (ﷺ) سے محبّت کا دیا درس اُسی نے
وہ حرفِ فضیلت کہ بُخاری میں لکھا تھا

کنکر بھی لگے دینے پیمبر (ﷺ) کی گواہی
تھا خطبۂ حُجّت کہ جو مٹھی میں ہوا تھا

حاصل اُسے اے دوست! نہ تائیدِ نبی (ﷺ) تھی
نظّارۂ وقعت جو تعلّی میں کیا تھا

جب شہرِ پیمبر (ﷺ) سے نہ آیا تھا بلاوا
تھا جُرعۂ رقّت کہ جو جلدی میں پیا تھا

سرکار (ﷺ)! مسلمان کو اب پھر سے عطا ہو
پیراہنِ عزّت کہ جو ماضی میں ملا تھا

محمودؔ پیمبر (ﷺ) نے مجھے اُس سے بچایا
وہ فتنۂ دولت کہ خرابی میں بڑا تھا

(سہ قوافی نعت)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں ہے ضَو ریز ہمہ وقت سویرا
آتا ہے نظر رات کو بھی دن سا اُجالا
آقا (ﷺ) کی حکومت ہے کہ تا حشر ہے قائم
اور فقر کی صورت تھی کہ جلتا نہ تھا چولھا
خنکی جو رہِ چشم سے اُتری مرے اندر
گنبد کی زیارت سے کلیجا ہُوا ٹھنڈا
تشکیل جو رُخ آپ دیا تھا، اسے اک شب
نزدیک سے خالق نے بڑے فخر سے دیکھا
خالق کی عطا سے، مرے آقا (ﷺ) کے علاوہ
ہر درد و غم و رنج میں ہے کون سہارا
وہ ساتھ بہا لے گیا خاشاکِ معائب
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
آقا (ﷺ) کی محبت کی لگے کیوں کوئی قیمت
کیوں بابِ عقیدت میں نظر آئے دکھاوا
پاؤ گے مدینے کی طرف، دست شناسو!
دیکھو تو مرے ہاتھ میں تم موت کی ریکھا
طیبہ کا حرم بخشے گا محمودؔ سعادت
میں زیرِ زمیں اوڑھوں گا احرام کا کپڑا!

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسالت ہے وحدت کا مظہر وسیلہ
جو مقصود رب ہے تو سرور (ﷺ) وسیلہ
رہِ حق رسی "وَابْتَغُوْا" نے دکھائی
پیمبر (ﷺ) کا چاہو برابر وسیلہ
ہے بخشش کی خواہش تو "صَلِّ عَلٰی" پڑھ
نہیں اس سے کوئی بھی بڑھ کر وسیلہ
بُصیریؒ کو صحت کا تحفہ ملا تو
قصیدہ وسیلہ تھا، چادر وسیلہ
اُحد پہ جو اعجازِ پیغمبری (ﷺ) تھا
رُکا زلزلہ تو تھی ٹھوکر وسیلہ
نہیں موقعِ انبساط اس سے بڑھ کر
کہ دیدِ نبی (ﷺ) کو ہے محشر وسیلہ
میں فی الفور کیسے مدینے رسا ہوں
ہے حاصل پرندوں کو تو پَر وسیلہ
پڑھے شعرِ حسّانؓ و کعبؓ و بُصیریؒ
یہی ڈھونڈتا ہے سخنور وسیلہ
مری رُستگاری کو محمودؔ ہو گا
نعوتِ پیمبر (ﷺ) کا مضمر وسیلہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آقا (ﷺ) کی زندگی پہ رہا ہے حصارِ ذات
توقیرِ مصطفیٰ (ﷺ) کا سبب ہے وقارِ ذات

لیتا ہوں لفظ "ذات" سے ذاتِ خدا مراد
ہر ایک شے پہ مانتا ہوں اختیارِ ذات

حکمِ نبی (ﷺ) پہ کعبہ کو جاتے ہیں مومنین
دارالقرار دہر ہوا ہے دیارِ ذات

"تِلْکَ الرُّسُلُ" کی آیۂ رحماں نے دی خبر
سرکار (ﷺ) سب رسولوں میں ہیں شاہکارِ ذات

"مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ" نے سب کو بتا دیا
ہے ہر مطیعِ آپ (ﷺ) کا طاعت گزارِ ذات

اعلامیہ ہے قصرِ "دَنیٰ" کے کھلا کہ ہیں
سرکارِ عالمین (ﷺ) فقط رازدارِ ذات

دیکھا جو سر کی آنکھ سے رب کو حضور (ﷺ) نے
تا حشر ان کی ذات بنی اشتہارِ ذات

محبوب سے تھا عرش پہ محبوب کا ملن
یوں مل گئے نگارِ صفات و نگارِ ذات

اس کی زباں پہ نعت بھی، حمدِ خدا بھی ہے
محمودؔ عندلیبِ نبی (ﷺ) ہے ہزارِ ذات

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مجھ کو سمجھا رہا تھا یہ وجدان پہلے پہلے
سرکار (ﷺ) کا مقام لوں پہچان پہلے پہلے

پیشانی پہ تھا اس کے بھی نورِ محمدی (ﷺ)
دنیا میں آ گیا تھا جو انسان پہلے پہلے

"تِلْکَ الرُّسُلُ" کے فقرہ ربِّ جلیل میں
کس کی فضیلتوں کا تھا اعلان پہلے پہلے

دیتے ہوئے پیام "الف لام میم" کا
خالق نے کی ہے ان (ﷺ) کی بیاں شان پہلے پہلے

مالک نے اپنے محترم محبوب (ﷺ) کے لیے
سب انبیاء سے لے لیے پیمان پہلے پہلے

"صَلُّوْا عَلَی الرَّسُوْلِ" کا حکمِ خدا سنا
دل کی طرف لگے جو مرے کان پہلے پہلے

میزان پہ پہنچنے پہ کرنا عزیزِ من!
اسمِ حضورِ پاک (ﷺ) کی گردان پہلے پہلے

ورد درودِ پاک میں رہ پھر اخیر تک
تسلیم کر حضور (ﷺ) کے احسان پہلے پہلے

میرے حواس بعد میں ہوتے گئے بحال
چوکھٹ پہ تھے خطا مرے اوسان پہلے پہلے

جاں تو اجل نے لینی ہی لینی ہے آخرش
ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ ہو قربان پہلے پہلے

آسان ہو گی تیری رسائی غفور تک
آقا (ﷺ) کو تُو حبیبِ خدا مان پہلے پہلے

تکمیلِ اُنس کو تو اطاعت ہے لابدی
لگتا ہے کام یہ بہت آسان پہلے پہلے

ہو اِدّعا محبّتِ سرکار (ﷺ) کا جسے
ختمِ نُبوّت آپ کی لے جان پہلے پہلے

محبوبِ کبریائے عوالم (ﷺ) کے نعت گو
ابنِ رواحہؓ اور تھے حسّانؓ پہلے پہلے

کر سیرتِ حضور (ﷺ) کی محمودؔ پیروی
یہ کام کر تو حشر سے نادان! پہلے پہلے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسکن حبیبِ خالق (ﷺ) کا ہے بڑا مقدّس
دیکھا ہے شہر کوئی اس شہر سا مقدس؟

پاکیزہ مصطفیٰ (ﷺ) کا عہدِ شباب پایا
دُنیا نے دیکھا، اُن کا تھا بچپنا مقدس

نظمِ مقفّٰی میں ہو یا نثر یا بیاں میں
محبوبِ کبریا (ﷺ) کا ہے تذکرہ مقدس

مٹی، فضا، خلا تک اس کی ہے پاک، لوگو!
شہرِ حضور (ﷺ) کی ہے آب و ہوا مقدس

تقدیس آشنا ہے اتنا دیارِ سرور (ﷺ)
اس سمت جانے والا ہر راستہ مقدس

عفّت مآب ایسا لائے نظام آقا (ﷺ)
پرکھا تو پایا اس کا ہر ضابطہ مقدس

ہوں اہلِ بیت اُن کے یا دوستدار اُن کے
رشتہ ہر ایک میرے سرکار (ﷺ) کا مقدّس

سرکار (ﷺ) قربِ خالق جس وقت پا گئے تھے
قوسین سے بنا تھا اک دائرہ مقدس

اک رات لامکاں کی ایسی سُنی ہے ہم نے
معصوم ایک چہرہ، اک آئنہ مقدس

اُمتی سوائے کعبہ کوئی بھی شے نہیں ہے
ہم مانتے ہیں جتنا گنبد ہرا مقدس

پاکیزگی کے دو ہی محمودؔ ہیں منابع
بیتِ نبی (ﷺ) مقدس، بیتِ خدا مقدس

☆☆☆☆☆

حبیب خدا کا ملا جن کو رُتبہ
انھی کے ہیں دو نام، احمد، محمد (ﷺ)
بتاتے ہیں، دُنیا میں رہنا ہے کیسے
سکھاتے ہیں گر دیں کی ابجد محمد (ﷺ)

(روزنامہ "تحفہ" گوجرانوالا ۔ ۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

"جو سوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
تو ساتھ ان کے نہ جبریلِ تابناک چلے

وہ آگے سدرہ سے خود ہی تھے راہبر اپنے
اکیلے اپنے سفر پر وہ ٹھیک ٹھاک چلے

حضور (ﷺ) نور تھے، ملنے وہ نور سے پہنچے
اِدھر کو ہو نہیں سکتا کہ مشتِ خاک چلے

سرِ نشور جو چاہے قبالۂ بخشش
صراطِ سرورِ کُل (ﷺ) پر بہ انہماک چلے

بہ رزمِ بدر صحابہؓ مڑے جو طیبہ کو
بٹھا کے کافروں کے دل پہ اپنی دھاک چلے

مری طرف سے عقیدت، مدینے سے رافت
مَیں چاہتا ہوں، مری موت تک یہ ڈاک چلے

خدا کرے کہ دیارِ نبی (ﷺ) کو اب کے تو
اجل بھی ساتھ ہمارے بہ اشتراک چلے

جو پہنچا طیبہ سے واپس ہوائی اڈے پر
تو میری سمت سب احباب پُرتپاک چلے

☆☆☆☆☆

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حبیب پاک (ﷺ) کی خاطر خدا نے پیدا کیے
یہ صبح و شام، یہ افلاک و فرش، یہ تارے

یقین خلد کی کیفیتوں میں مست رہے
جو جامِ بادۂ حُبِّ رسولِ پاک (ﷺ) پیے

ہمیں نُشُور کی گرمی سے کیا کہ ہم ہوں گے
درودِ سرورِ عالم (ﷺ) کے سائباں کے تلے

مدیحِ سرورِ عالم (ﷺ) میں شعر جب لکھے
گئے مصائب و آلام، درد و رنج ٹلے

پیام حاضری کے جب حضور (ﷺ) نے بھیجے
مسرتوں کے مرے صحنِ دل میں پھول کھلے

فقط وہ چہرہ ہی آماج گاہِ نور بنے
غبارِ شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں جو اَٹے

جو اب کے پھر مرے کچھ دن مدینے میں گزرے
تمام عمر کروں گا میں شکر کے سجدے

حضور (ﷺ) مسجدِ اقصیٰ کو جب حرم سے گئے
تھے دست بستہ دو رویہ ملائکہ کے پَرے

کوئی جو حشر میں غفران معصیت چاہے
نبی (ﷺ) کا ذکر کرے اور درود پاک پڑھے

پہنچ کے طیبہ میں چھو لے گا اوجِ عظمت کو
وہ خوش نصیب جو آگے مُواجِہَہ کے جھکے

عطائے ربِّ جہاں ہے یہ اختیار نبی (ﷺ)
وہ (ﷺ) جس کی بات بنائیں، اُسی کی بات بنے

نبی (ﷺ) و رب کا رہا ہے تعلّق خاطر
اِدھر سے سجدے، اُدھر سے درود کے تحفے

وہی ہے امّتی میرے حضور (ﷺ) کا سچّا
جدھر کہیں وہ، چلے ۔ روکیں جس طرف سے، رُکے

ملا جو تاجِ سرِ حشر نعت گستر کو
نگینے اس میں تھے یادِ حبیبِ حق (ﷺ) کے جڑے

کبھی جو ابرِ عطائے حضور (ﷺ) یاد آیا
تو ہجرِ شہرِ نبی (ﷺ) میں سرشکِ چشم بہے

وہ شخص اُمّی آقا (ﷺ) کا ہے خدا کا ولی
وہ جس کسی پہ کئی آگہی کے راز کھلے
رسولِ پاک (ﷺ) کی اُمّت جو سب سے بہتر تھی
بنی ہے فرقوں میں کیوں، اس کے کیوں ہوئے ہیں دھڑے
وہ بدنصیب ہے، ذلّت مآب انساں ہے
کرے جو ذکرِ حبیبِ خدا (ﷺ) کے دام کھرے
نہ ہوتا بند کیوں یہ کارخانۂ عالم
"جو سوئے عرشِ معلی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"
اسی چمک میں تو محمودؔ نعت لکھتا ہے
جلے ہیں یادِ نبی (ﷺ) کے جو طاقِ دل میں دیے

☆☆☆☆☆

حبیبِ محترم (ﷺ) کو رب نے بھیجا ہے بشر صورت
بھرم قائم انھی کے دم سے ہے محمودؔ انساں کا

(ماہنامہ "ضیا" لاہور۔ مارچ ۱۹۵۶)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروئے اصلِ تجلّا رسولِ پاک (ﷺ) چلے
خدا کا کرنے نظارہ رسولِ پاک (ﷺ) چلے
دنا کے قصرِ پُرعظمت کی سمت اک شب کو
زِ شہرِ نادرِ مکّہ رسولِ پاک (ﷺ) چلے
جو حُسنِ ذات نے خود عشق کی قبا پہنی
تو حُسنِ ذات کے شیدا رسولِ پاک (ﷺ) چلے
بشر کو اشرفُ المخلوق کرنے کی خاطر
بشر کا لے کے سراپا رسولِ پاک (ﷺ) چلے
سفر جو رات کو اپنے خدا کی سمت کیا
جِلَو میں لے کے اُجالا رسولِ پاک (ﷺ) چلے
خدا سے اُمّتِ عاصی کو بخشوائیں گے
لیے ہوئے یہ تمنّا رسولِ پاک (ﷺ) چلے
بٹھانے دھاک زمانے پہ اپنی عظمت کی
اُٹھانے حسن کا پردہ رسولِ پاک (ﷺ) چلے
جہاں پہ حضرتِ جبریل تھک کے بیٹھ گئے
وہاں سے آگے تو تنہا رسولِ پاک (ﷺ) چلے
جہاں کو چھوڑ کے بے جان، سوئے عرشِ خدا
جہاں کے آقا و مولا رسولِ پاک (ﷺ) چلے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہتے ہو، ہر اک ابتلا و رنج ٹلے
ہو بعدِ فجر درود اور نعت شام ڈھلے

رہیں گے موت تک ہم لوگ نعت کے شائق
ہیں خوش نصیب کہ نعتوں کی گونج ہی میں پلے

یہ لازمی ہے محبِّ حضور (ﷺ) کو کہ اُسے
خلافِ دینِ پیمبر (ﷺ) ہر ایک بات کھلے

وہ لوگ مایۂ اُنسِ حضور (ﷺ) پائیں گے
وہی جو رکھتے ہیں مال و منال پاؤں تلے

نہیں جو حُبِّ پیمبر (ﷺ) تو زُہد بھی بے سود
تمھارے ماتھے پہ گٹّا بہت بڑا ہو بھلے

عجیب دورِ سیاست ہے، اہلِ الفت بھی
معاندینِ پیمبر (ﷺ) سے مل رہے ہیں گلے

خدائے قادر و قیوّم انتظار میں تھا
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

نبی (ﷺ) کا ذکر جو محمودؔ لب پہ جاری ہو
تو طاقِ دل میں دیا بھی عقیدتوں کا جلے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دہر بھر میں نہیں ملتی ہے وہ نادر خوشبو
شہرِ سرکار (ﷺ) میں پاتے ہیں جو زائر خوشبو

ہو مہک بار تتبّع کے شرف سے باطن
اُن (ﷺ) کے تذکار سے پائے ترا ظاہر خوشبو

ناک رکھ لیتی ہے یہ اُنسِ حبیبِ حق (ﷺ) کی
شامّہ حسِ مسلماں کی ہے ناصر خوشبو

ناکوں ناک آج مسرّت سے بھرا ہوں ایسے
آئی ہے سرور و سرکار (ﷺ) کی مخبر خوشبو

قُبّہ و مینارِ نبی (ﷺ) روشنی بانٹیں ہر سُو
اور دیں صُفّہ و مکتبہ کے مناظر خوشبو

سیرتِ سرورِ عالم (ﷺ) سے تعطّر پائے
خوش مزاج آدمی کو چاہیے آخر خوشبو

کیوں نہ ہو، اس نے حضوری کی سعادت پائی
نظر آئے گی تمھیں طیبہ میں شاکر خوشبو

جان دیتی ہوئی طیبہ میں، نئی جاں لیتی
میں نے محسوس کیا، رہتی ہے حاضر خوشبو
تو بھی کر اس کی طرح جاں کو نثار آقا (ﷺ) پر
کرتی ہے تیرے لیے حکم یہ صادر خوشبو
جھیلتے کیوں ہو سڑاند آپ غزل گوئی کی
ذکرِ سرکار (ﷺ) کرو، پاؤ گے وافر خوشبو
جب ہُوا مادحِ ممدوحِ خدائے عالم (ﷺ)
برسی افلاک سے محمودؔ کی خاطر خوشبو

☆☆☆☆☆

دیارِ طیبہ حسیں ہے بقدرِ حُسنِ یقیں
درِ نبی (ﷺ) پہ جُھکے گی مُدام میری جبیں
یہ نورِ سرورِ عالم (ﷺ) کا ایک پرتو ہے
نجوم و ماہ کا اپنا تو کوئی رنگ نہیں

(ماہنامہ "انوار الصوفیہ" قصور۔ جون ۱۹۶۱ء)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہ اور مضافاتِ مدینہ روشنی خوشبو
ہیں سب کے سب مقاماتِ مدینہ روشنی خوشبو
سُرور انگیز ہے آب و ہوائے مسکنِ سرور (ﷺ)
جمادات و نباتاتِ مدینہ روشنی خوشبو
ہوئے مہمان جو اس شہر کے، معلوم ہے ان کو
ہے اک شکلِ مداراتِ مدینہ روشنی خوشبو
نبی (ﷺ) نے جب سے یثرب سے اِسے طیبہ بنایا ہے
ہیں اس دن سے روایاتِ مدینہ روشنی خوشبو
تمام اچھائیاں ہیں انتہائے اوج و عظمت پر
ہیں ان میں سے علاماتِ مدینہ روشنی خوشبو
جو ہو فعّال حسِ شامّہ و باصرہ تیری
تو دیکھے تُو روایاتِ مدینہ روشنی خوشبو
گواہی ذرّوں کا ہر بُن مُو اِس کی دیتا ہے
کہ بے شک ہیں کراماتِ مدینہ روشنی خوشبو
ضیا ریز و تعطُّر خیز ہیں محمودؔ بے شُبہہ
جو سوچو تو اشاراتِ مدینہ، روشنی، خوشبو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے تو آتی ہے شہرِ نبی (ﷺ) کی راس ہوا
حبیبِ ربِّ جہاں (ﷺ) کی ادا شناس ہوا

جو مزرع ہائے مدینہ سے ہو کے آتی ہے
کھجوروں کی سی نہ رکھّے گی' کیوں مٹھاس ہوا

ہوا جو لگتی ہے طیبہ کی' آبِ زمزم کو
وہی تو ہے جو بجھاتی ہے میری پیاس ہوا

جو اذنِ حاضریٔ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) لائی
مٹکتی جھومتی آئی تھی میرے پاس ہوا

وہ جس کا رُخ کبھی شہرِ حضور (ﷺ) کو نہ ہُوا
دیارِ کفر میں پھرتی ہے بدحواس ہوا

ہوئی جو داتا کی نگری سے عازمِ طیبہ
چلی ہے لے کے ہرا ہدیۂ سپاس ہوا

بپاسِ حسنِ ادب' رب کرے' کہیں رکھ دے
درِ حضور (ﷺ) پہ پانچوں مرے حواس ہوا

نبی (ﷺ) کے لطف کی محمودؔ حشر میں جو چلی
کرے گی دور ہر اک خدشہ و ہراس ہوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر ہے مجتبیٰ حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ) کا
ہے دل آویز و دل افروز و دل آرا' دلرُبا

ہر بُنِ مُو جب درودِ پاک کا عامل ہُوا
میں نے اپنے گرد پایا اک ہالہ نور کا

حلق سے میرے برآمد ہو گا خوش کُن قہقہہ
کھاؤں گا نزدِ بقیعِ پاک جب تیرِ قضا

یوں دیا سرور (ﷺ) کو رب نے اپنے گھر کا راستہ
کر دیے ان کے لیے در گنبدِ بے در کے وا

میں نے پایا ہے اسے اک ایک پل مرتا ہُوا
زہرِ ہجرِ شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) جس نے پیا

حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کی کوششوں میں جو ہُوا
ہے عقیدت آشنا' الفت نشاں ہر واقعہ

غائبانہ گفتگو میں جلوہ زائی سے جواب
روبروئی میں خدا کا تھا وفورِ اعتنا

ایک تھی وادی کی حرمت، ایک حرمت عرش کی
"فاخلع نعلیک" اور ہے اور "اُدنُ مِنّی" ہے جدا
سر پہ بیٹھے یا نہ بیٹھے، دید ہی کچھ کم نہیں
ہر کبوتر شہرِ آقا (ﷺ) کا ہے صد رشکِ ہُما
دل گرفتہ ہو تو پاؤ گے نبی (ﷺ) کی یاد کو
دلنواز و دل نشین و دلپذیر و دل کشا
وردِ اسمِ سرورِ کل (ﷺ) سے اُڑنچھو ہو گئے
سب مصائب، سب غم و اندوہ و رنج و ابتلا
نعت گستر کی مدد کرتے ہوئے دیکھے گئے
حُسنِ فن، حُسنِ نظر، حُسنِ بیاں، حُسنِ ادا
جو گھڑی گزری مدیحِ غیرِ آقا (ﷺ) میں تری
حشر کے دن ٹھہرے گی وہ ناسزا و ناروا
خیر ہو درکار تو سرکار (ﷺ) کے در کو چلو
ہیں وہ خیر الانبیاء، خیر البشر، خیر الوریٰ (ﷺ)
وہ ہے خوش اُسلوب، جس شاعر نے آقا (ﷺ) کو کہا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"
میں بھی ہوں محمودؔ خوش قسمت کہ کہتا ہوں انھیں
خوش بیاں، خوش خُلق، خوش اطوار محبوبِ خدا"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دونوں مقام پر رہیں سب لوگ سرنخم
عتبۂ نبی (ﷺ) کا ہو کہ درِ رب کا مُلتزم
ہجرِ دیارِ سرورِ کونین (ﷺ) کی قسم
لگتا ہے خوب زشت مجھے اور شہد سَم
نعتوں میں بھی ہے مدحِ خداوندِ ذوالجلال
کرتا ہوں حمد میں بھی میں نعتِ نبی (ﷺ) کو ضم
سوچے کوئی تو ربِ جہاں کا ہے گھر وہی
اسمِ حضور (ﷺ) ہو گیا جس دل پہ مُرتسم
یہ جو نظامِ زیست نبی (ﷺ) لے کے آئے ہیں
ہر اک نظامِ دہر ہُوا اس سے کالعدم
گزرے حضورِ پاک (ﷺ) سرِ کہکشان و چرخ
اور عرشِ کبریا نے بھی اُن کے لیے قدم
لے ہوش کی، اے زائرِ شہرِ رسولِ پاک (ﷺ)
گردن جھکی ہوئی ہو تو آنکھیں ہوں تیری نم

ہو گی نہ حشر تک بھی اسے اشتہا کبھی
کھا کر تمورِ طیبہ ہُوا ہو جو پُرشکم
کیا فائدہ جو راہِ نبی (ﷺ) میں نہ خرچ ہو
جتنی بھی چاہے رکھّی رہے جیب میں رقم
بھیجے زمیں پہ انبیاءؑ رب نے بہت' مگر
یہ سلسلہ ہے آقا و مولا (ﷺ) پہ مختتم
یہ وجہِ افتخار ہے' یہ باعثِ سکوں
پڑھتا نہیں درود مرے گھر میں کوئی کم
محمودؔ میرا داعیہ یہ ہے بہ فضلِ رب
کرتا رہوں گا حشر تک مدحِ نبی (ﷺ) رقم

☆☆☆☆☆

احمدِ ذی شان' محمد مصطفیٰ (ﷺ) عالی وقار
آں کہ شانِ اُو نہ فہمد جُز خدائے کردگار

(''جمعیت'' لاہور۔ ۷ فروری ۱۹۵۸ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں باریاب کرے پرتوِ کرم
وا رحمتوں کے باب کرے پرتوِ کرم
پرتو ہی جب ہے لطفِ رسولِ کریم (ﷺ) کا
ہر عرض مستجاب کرے پرتوِ کرم
سایہ فگن ہے ہم پہ کرم آنحضور (ﷺ) کا
ہم سے کب اجتناب کرے پرتوِ کرم
آقا (ﷺ) کی شفقتوں پہ تمھیں گر یقین ہو
رادفاعِ اضطراب کرے پرتوِ کرم
دُنیا و آخرت کے ہر اک امتحان میں
مومن کو کامیاب کرے پرتوِ کرم
رکھتی ہیں ٹھنڈکیں وہ عطا ہائے مصطفیٰ (ﷺ)
دوزخ کو آب آب کرے پرتوِ کرم
جس سمت ہوں جہان کی بے اعتنائیاں
رُخ اُس طرف شتاب کرے پرتوِ کرم

خاطی نوازی اس کو کہو جب رشیدؒ کے
احساس سے خطاب کرے پرتوِ کرم

جو خوف میرے دل میں تھا یوم الحساب کا
اُس کو خیال و خواب کرے پرتوِ کرم

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کرم نے دیا خاک کو عروج
بھائیؓ کو بُوتُراب کرے پرتوِ کرم

دیکھو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی غور سے معجز نمائیاں
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ملنے لگے رب سے جب صلہ
محمودؔ انتخاب کرے پرتوِ کرم

☆☆☆☆☆

سرورِ عالمؐ شفیعِ عاصیاںؐ محبوبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
ہر غلامے را توئی حاجت رواؐ نُصرت شعار

("جمعیت" لاہور۔ ۷ فروری ۵۸)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُبہ کے عکس کی طرح سے پرتوِ کرم
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا میرے دل میں بسے پرتوِ کرم

یادِ مدینہ جب بھی بنے پرتوِ کرم
احقر کو اذنِ حاضری دے پرتوِ کرم

اسمِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہُوا احوال پر مرے
عکسِ عطا گِھرے تو گِھرے پرتوِ کرم

خالق کرے کہ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا صبح و شام
خُدّام کے سروں پہ رہے پرتوِ کرم

دیکھا جو سُوئے شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو پا لیا
گاہے پرے تو گاہے وَرے پرتوِ کرم

امداد کو پکارے جو آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
اُس کی طرف مدد کو بڑھے پرتوِ کرم

یہ کہہ رہی ہے زندگی بُوذرؓ و بلالؓ
"ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم"

محمودؔ یہ جو نعت میں لیتا ہے لطف تُو
یہ پرتوِ کرم ہےؑ ارے! پرتوِ کرم

☆☆☆☆☆

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

ہوتی نہ کیسے نور کی بہتات محترم
شہرِ نبی (ﷺ) کے یوں ہُوئے ذرّات محترم

آقا حضور (ﷺ) کی ہے ثنا ان میں جابجا
یوں بھی کلامِ حق کے ہیں صفحات محترم

تخلیق یہ ہوئے ہیں پیمبر (ﷺ) کے واسطے
اس واسطے ہیں ارض و سماوات محترم

ان کے نسب کا ہے جو تعلّق حضور (ﷺ) سے
اپنی نظر میں کیوں نہ ہوں سادات محترم

راتیں بھی پائیں ہم نے وہاں کی ضیا فروز
حرمینِ محتشم کے ہیں دن رات محترم

عزّت ہے ساکنانِ مدینہ کی لازمی
اپنے لیے ہیں ایسے سب حضرات محترم

اس جا سے گزرے مصطفیٰ (ﷺ) احرام باندھ کر
یوں ذوالحلیفہ کا ہُوا میقات محترم

اک شب حبیب پاک (ﷺ) کی ربّ کریم سے
تھی قصرِ لامکاں میں ملاقات محترم

دیں گے قرار حشر کے ہنگام میں ملک
توقیرِ آنحضور (ﷺ) کے جذبات محترم

محمودؔ مومنوں کے لیے ہے علی الخصوص
محبوبِ ربِّ پاک (ﷺ) کی ہر بات محترم

☆☆☆☆☆

ظہورِ سرورِ عالم (ﷺ) ہے احسانِ خدا ہم پر
پیمبر (ﷺ) کی ولادت پر نہ خوش ہوں کیوں تولاّئی

ہُوا معلوم "سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ" سے
کہ تھی منظور حق کو آپ کی اکرام فرمائی

سلام ان پر، جو محبوبِ خدا ہیں، مالکِ ہر شے
صدا ہر ذرّے سے آتی ہے "احمد! اَنْتَ مَوْلَائی"

(''انوار الصوفیہ'' مارچ ۱۹۶۷)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو مرا اشہبِ تخییل رواں ہے
اور مدحتِ سرکار (ﷺ) میں تر میری زباں ہے

ہے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ مغزِ عبادت
یہ وردِ صلوٰۃ اور یہی وردِ اذاں ہے

دستار ہری سر پہ رہی شہرِ کرم کے
یوں دُور مدینے سے کہیں دورِ خزاں ہے

اس وقت جو میں دُور مدینے سے ہوں، میرا
جو لمحہ ہے فریاد ہے، جو پل ہے فغاں ہے

آقا (ﷺ) کی شفاعت پہ یقیں ایسا ہے مجھ کو
تغلیط کی زد میں مرا ہر خوف و گماں ہے

سرکار (ﷺ) کی عظمت کو چلا میرا تخیل
اب سامنے اس کے، نہ زماں ہے، نہ مکاں ہے

مدّاحیِ آقا (ﷺ) کا ادا فرض ہو کیسے
حاصل مجھے کب زورِ قلم، زورِ بیاں ہے

آمد ہے ہمہ وقت فرشتوں کی یہاں پر
"طیبہ میں سدا صبحِ مسلسل کا سماں ہے"

ناموسِ پیمبر (ﷺ) کی حفاظت ہی میں جاں دے
جذبہ دلِ محمودِ حسن میں یہ جواں ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نام لینا چاہو رسولِ انام (ﷺ) کا
ہر لحظہ لہجہ اپنا رکھو احترام کا

وہ جاں نثارِ صاحبِ لولاک (ﷺ) تھے سبھی
اصحابؓ کو تھا علم نبی (ﷺ) کے مقام کا

لازم ہے وردِ "صلِّ علیٰ" میں ہمیشگی
بین السُّطور حکم ہے اِس کے دوام کا

اچھے بُرے کی دی ہے خبر، اور دے دیا
سرکار (ﷺ) نے شعور حلال و حرام کا

معراج کے حوالے سے کرتا ہوں ذکر میں
بالائے عرشِ پاک نبی (ﷺ) کے خرام کا

دل کی نظر سے دیکھ لو ستّہ صحاح کو
ہر لفظ دلنشیں ہے نبی (ﷺ) کے کلام کا

پائی تو فتح دشمنوں پر بھی حضور (ﷺ) نے
لیکن نہ نام تک بھی لیا انتقام کا

آقا حضور (ﷺ) ٹھہرے ہیں اللہ کے حبیب
ہے انبیاء میں مرتبہ اُن کا امامؑ کا

مقصورۂ رسول (ﷺ) کی دلداریاں نہ پوچھ
دل پر اثر ہے اس کے در و سقف و بام کا

نامِ نبی (ﷺ) کو جب بھی سنا تو پڑھا درود
ہے داعیہ مرا تو اِسی اِلتزام کا

دُنیا کے سب نظام نہ لا پائیں گے جواب
آقائے کائنات (ﷺ) کے لائے نظام کا

تدفین چاہتا ہوں بقیع شریف میں
حقّا کہ مدعا ہے یہی میرا کام کا

جو تر زباں رہے نہ مدحِ حضور (ﷺ) میں
مومن سمجھیے آپ اُسے صرف نام کا

دیکھی جو میں نے محفلِ اصحابؓ خواب میں
"اک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محمودؔ کا ہے نام رشید احمد' اور ہے
بندہ خدا کا' مدح گو خیرُ الانام (ﷺ) کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر نہ کیوں ہو نعرہ درود و سلام کا
دل پر ہُوا ہے قبضہ درود و سلام کا

سُنّت ہے جب یہ خالقِ ہر کائنات کی
یوں ہے وظیفہ اچھا درود و سلام کا

"صَلُّوْا" کے ساتھ "سَلِّمُوْا" فرما دیا گیا
یوں ہم نے حکم مانا درود و سلام کا

اس بزم پر ہوں ربِّ جہاں کی عنایتیں
جس بزم میں ہو چرچا درود و سلام کا

الفاظ نور زا ہیں تو فقرے سرُور زا
ہر حرف ہے سنہرا درود و سلام کا

چشمِ بصیرت اس کو جو دیکھے تو پائے گی
دلکش ہر ایک صیغہ درود و سلام کا

خواہش جو دیدِ آقا و مولا (ﷺ) کی ہے تمھیں
منزل نما ہے رستہ درود و سلام کا

ملبوسِ اُنس و عشقِ نبی (ﷺ) زیبِ تن کیا
لفظوں نے پہنا جامہ درود و سلام کا

دستار ہو عبادتِ ربِّ غفور کی
دستار پر ہو طُرّہ درود و سلام کا

اُونچا کیا ہے رب نے پیمبر (ﷺ) کے ذکر کو
مومن نہ کیوں ہو شیدا درود و سلام کا

بالائے عرشِ پاک بھی، احقر کے دل میں بھی
رقّاص ہے پھُریرا درود و سلام کا

جب تیسرا سوال لحد میں کیا گیا
میں نے دیا حوالہ درود و سلام کا

لَے میں ملائی قدسیانِ عرش نے بھی لَے
نغمہ جو میں نے گایا درود و سلام کا

آقا (ﷺ) کی پیشوائی کو دو رویہ تھے ملک
"اک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

محمودؔ دیکھ ربِّ جہاں کے کلام کو
خلدِ بریں ہے صدقہ درود و سلام کا

☆☆☆☆☆

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

جس دم ظہورِ نورِ شہِ انبیاء (ﷺ) ہُوا
تھے انجم دم بخود، قمر مبہوت رہ گیا

سرکار (ﷺ) نے کیا جو مری اور اعتنا
تھا راست میرے فکر و تخیّل کا زاویہ

پایا جو اپنے ہاتھ میں آقا (ﷺ) کا نقشِ پا
پائی ہے حسِّ لامسہ و باصرہ سوا

متنِ نعوت پر جو ہے حمدوں کا حاشیہ
اس کو کہوں نہ حُسنِ عقیدت میں کیوں بھلا

دیکھو کہاں گیا ہے وفاؤں کا سلسلہ
رب سے تھی اُن کی، اپنی ہے سرکار (ﷺ) سے وفا

جس کے لبوں پہ ذکرِ حبیبِ خدا (ﷺ) کا تھا
بے مُشتبہ اس کے روبرو تھی منزلِ بقا

یکتا و بے مثال ہیں اس طرح مصطفیٰ (ﷺ)
تخلیق ہی کیا نہیں خالق نے آپ سا

پائیں گے وہ درود پیمبر (ﷺ) پہ بھیجتا
میرا جونہی پڑے گا نکیروں سے سابقہ

آقا (ﷺ) کو مانتے تھے بڑا سارے انبیاءؑ
اقصیٰ میں مقتدی تھے وہ سب، آپ (ﷺ) مقتدا

کرتے ہی رہنا دوستو! سرکار (ﷺ) کی ثنا
اس کو سمجھنا فہم و فراست کا ارتقا

پہلے ہی رب نے کر دیا تھا اس کا فیصلہ
ہو گا حضور (ﷺ) ہی پہ نبُوّت کا خاتمہ

جذبات کے نگر کا لیا جب بھی جائزہ
"اک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا"

ہے سربراہِ بزمِ نعوتِ نبی (ﷺ) خدا
محمودؔ یوں ہے مرتبہ اس کام کا بڑا

(مطلعوں کی نعت)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر طرف پھیلا رہا ہے باغِ طیبہ نکہتیں
پھول تو کیا، بانٹتا ہے پتّہ پتّہ نکہتیں

مسجدِ آقا (ﷺ) کے ہیں چاروں طرف تابانیاں
گردِ مقصودہ کیے بیٹھی ہیں ہالہ نکہتیں

ہیں مدینے میں مہک بار اتنی اپنائیتیں
ہے علانیہ دلآویزی تو خُفیہ نکہتیں

مسکنِ سرکار (ﷺ) میں محسوس کرتے جائیے
کونا کونا، گوشہ گوشہ، ذرّہ ذرّہ نکہتیں

دست بستہ اور لب بستہ ہو عتبہ پہ کھڑا
اور بھرے احساس کی دنیا میں بندہ نکہتیں

تھا ترشُّح فقرے فقرے پر نبی (ﷺ) کی مدح کا
ٹپکی ہیں وجدان پر یوں قطرہ قطرہ نکہتیں

ایک ماحول آئے گا اس جا سُرور آور نظر
پڑھتی دیکھو گے مدینے کا قصیدہ نکہتیں

وردِ اسمِ مصطفیٰ (ﷺ) اتنا تعطّر خیز ہے
ہے لپٹ اس کا حوالہ اور ثمرہ نکہتیں

طیبہ جاتا ہے تخیّل کے پروں پر بیٹھ کر
رکھتا ہے بر میں ہمارا عرض نامہ نکہتیں

چشمِ حیرت کو نظر آئیں نبی (ﷺ) کی یاد میں
کرتیں حسِ شامّہ سے استفادہ نکہتیں

نعتِ محبوبِ خدائے عزّ و جل (ﷺ) کی شکل میں
کونوں کھدروں تک میں پہنچاتا ہے خامہ نکہتیں

جا پہنچتا ہے جونہی محمودؔ شہرِ نور میں
روح و جاں میں اپنی بھر لیتا ہے طرفہ نکہتیں

☆☆☆☆☆

حضور (ﷺ)! اب تو مدینے میں مجھ کو رکھ لیجے
حضور (ﷺ)! عمرِ رواں کا کچھ اعتبار نہیں

("انوار الصوفیہ" ۔ جون ۱۹۶۱)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی (ﷺ) کے شہر سے لائی ہے جو ہوا بارش
نوال و بذل و سخا کا ہے ضابطہ بارش

ہے نشوِ فصلِ عنایت کا واسطہ بارش
نبی (ﷺ) کے لطف و عطا کی مُصدّقہ بارش

حضور (ﷺ) دیتے ہیں ہر ایک کو کھلے دل سے
کہ ہے ترشحِ رحمت کا ارتقا بارش

جو یادِ آقا و مولا (ﷺ) گہر شناس رہی
تو خشک کھیتوں کا تھا مطالبہ بارش

نبی (ﷺ) کی یاد میں اشکوں نے دھو دیا دامن
پڑے جہاں، وہاں کرتی ہے تزکیہ بارش

ملایا آقا و خادم کو اشکِ خجلت نے
زمین و چرخ میں بنتی ہے رابطہ بارش

جو نعت کہہ کے کرو عرض رب سے رحمت کی
کریں گے داد و دہش کی ملائکہ بارش

حبیب خالقِ ہر دو جہاں (ﷺ) نے فرمائی
عطا و لطف کی میرے لیے روا بارش

پڑھو تو خشک لبوں سے درودِ پہنچنا
کریں گے لطف کی محبوبِ کبریا (ﷺ) بارش

جو آنکھیں روضۂ آقا کو دیکھ کر بھیگیں
تو چشمِ نم کا ہے گویا معاوضہ بارش

جمی تھی دھند نگاہوں میں ہجرِ طیبہ کی
اب اُس کا صاف کرے گی کیا دھرا بارش

دھواں جو ہجرِ مدینہ میں قلب سے نکلا
نبی (ﷺ) کے ابرِ عنایت نے کی سوا بارش

خدا نے چاہا تو محمودؔ کشتِ دل پہ تری
کیا کریں گے نوازش کی مصطفیٰ (ﷺ) بارش

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جامِ دل میں جس کے حُبِّ مصطفیٰ (ﷺ) کی مے نہیں
کچھ تعلّق اس کا گویا دین سے تو ہے نہیں

روز پڑھتا ہوں درود اللہ کے محبوب (ﷺ) پر
اور تو میرے عمل نامے میں کوئی شے نہیں

میں سناتا جاؤں گا اُس کو مدیحِ مصطفیٰ (ﷺ)
میری رضواں سے اگرچہ بات کوئی طے نہیں

ہے تو دریوزہ گرِ طیبہ کی مالی حیثیت
فرِّ فرعون و زرِ قارون و تختِ کَے نہیں

حاضری ہوتی رہے آقا (ﷺ) کے شہرِ پاک میں
خواہشِ دیدارِ امریکا و رُوم و رَے نہیں

شاعری کیسی ہے اور ہے نعت خوانی کیا کہ جب
دُھن نہیں اخلاص کی حُبِّ نبی (ﷺ) کی لَے نہیں

ہے نبی (ﷺ) کو غم کیسا ہے یہ دورِ انحطاط
کیا فلک سب راست رُو اَشخاص کے درپے نہیں

یہ کوئی کم تو نہیں محمودؔ لطفِ کبریا
میرے لب پر غیرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کی جَے نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ چاہتی ہے مری عقیدت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں
خدایا! دے مجھ کو یہ اجازت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

ہیں دھجیاں معصیت کی میرے بدن پہ لیکن ہے یہ تمنّا
کہ رُستگاری کا پاؤں خِلعت' کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

رؤف آقا' رحیم آقا (ﷺ) کی شفقتوں پہ مجھے یقیں ہے
کہ لوحِ قسمت پہ ہے عبارت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

قیام گاہِ حبیبِ حق (ﷺ) کی جو کرتا رہتا ہوں میں زیارت
تو کیوں نہ چاہوں گا یہ فضیلت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

جو میری نوکِ قلم پہ ہر دم ثنائے سرور (ﷺ) کا ہے وظیفہ
ہے اس کے بین السطور حکمت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

خدا کے آگے' نبی (ﷺ) کے آگے' ہے میری زاری' ہے میری منّت
کہ نزع میں پاؤں اتنی مُہلت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

مجھے نبی (ﷺ) کی عنایتوں پر یقیں ہے اتنا کہ دیں گے مجھ کو
طفیلِ حسنینؓ یہ بشارت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

جو دفن طیبہ میں ہوگا' اس کے حضور (ﷺ) محشر میں ہوں گے ضامن
اسی لیے ہے مری ضرورت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

جو بعدِ مُردن بھی ہے یہ خواہش' رہوں قریب حضور والا (ﷺ)
تو ڈھونڈتا ہوں یہی سہولت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

مدینے میں حاضری کی حسرت تو کرتے رہتے ہیں پوری آقا (ﷺ)
بس اب تو باقی ہے اک یہ حسرت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

مری محبّت ہے اک حقیقت' ہے میری فطرت مری وکالت
"ہے میری چاہت مری سعادت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں"

میں یہ تو محمودؔ جانتا ہوں کہ میری فردِ عمل ہے کالی
فقط یہ غفران کی ہے صورت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں

☆☆☆☆☆

دن زندگی کا ڈوبنا تو ہے' خدا کرے
آئے کہیں یہ شام دیارِ حضور (ﷺ) میں

(ماہنامہ "انوار الصوفیہ" قصور۔ اپریل ۱۹۶۲)

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعر نعت) راجا رشید محمود کے

۴۷ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیث شوق	منشور نعت
سیرت منظوم	۹۲	شہر کرم
مدیح سرکار ﷺ	قطعات نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمسات نعت	تضامین نعت	فردیات نعت
کتاب نعت	حرف نعت	نعت
سلام ارادت	اشعار نعت	اوراق نعت
مدحت سرور ﷺ	عرفان نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیار نعت
تسبیح نعت	صباح نعت	احرام نعت
شعاع نعت	دیوان نعت	منتشرات نعت
منظومات	تجلیات نعت	واردات نعت
بیان نعت	بینائے نعت	حمد میں نعت
التفات نعت	عنایت نعت	مرقع نعت
نیاز نعت	بستان نعت	سرو نعت
تابش نعت	صدائے نعت	منہاج نعت
متاع نعت	قندیل نعت	ذوق مدحت
فانوس نعت	مشعل نعت	

............ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں............

حمدیں = ۶	حمد و نعت = ۲	قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۳۳۶		ان میں موجود اشعار = ۲۵۰۸۹
فردیات = ۲۴۳۳	مخمسات = ۶۶	تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۳	مثلث = ۳ (۲۷ بند)	مسدس = ۵ (۱۸ بند)
	مربع = ۱ (۷ بند)	

............ان ۴۷ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۲۰۰

شاعر نعت کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی انّی (صدارتی ایوارڈ) حق دی تائید سا ڈے آقا سائیں ﷺ

............صفحات = ۲۴۸

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد

سجود تحیت   خدائے شہر زمن

............صفحات = ۲۴۸

تحقیق نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت   خواتین کی نعت گوئی

غیر مسلموں کی نعت گوئی   نعت کیا ہے؟

اقبال و احمد رضا، مدحت گران پیغمبرؐ   انتخاب نعت

مولانا خیرالدین خیوریؒ اور ان کی نعت گوئی   مقدمہ "نعت کائنات"

اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول، جلد دوم

شاعرانِ نعت   نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار ﷺ

صفحات = ۲۶۳۰

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

تخلیق مناقب

مناقبِ صحابہؓ

(عنوانات: حمد باری تعالیٰ۔ نعت حبیب کبریا ﷺ۔ آباءِ سرکارؐ۔ مومن اوّل۔ اُمّہات المومنینؓ۔ پنجتن پاک۔ بنات النبی۔ اصحاب رسولؐ۔ خلفاءِ راشدین۔ حضرات شیخینؓ۔ عشرہ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضرات حسنینؓ۔ صحابہ کرامؓ۔ انصار مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربارِ رسول ﷺ۔ اصحاب صفہ۔ صحابہ و اہلِ بیت۔ صحابیات)

منظومات: ۱۳۵   ....صفحات = ۲۴۴

تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

مدحِ رسول ﷺ	نعت خاتم المرسلین ﷺ	نعت کائنات
نعت حافظ	قلزم رحمت	مدحِ سرورِ کونین ﷺ
فنِ نعت	لاکھوں سلام (دو حصے)	طرحی نعتیں (تین حصے)
نعت کیا ہے؟ (چار حصے)	نعت ہی نعت (سولہ حصے)	کلامِ ضیاؔ (دو حصے)
غیر مسلموں کی نعت (چار حصے)	سلامِ ضیاؔ (دو حصے)	آزادؔ بیکانیری کی نعت
حسنؔ بریلوی کی نعت	غریبؔ سہارنپوری کی نعت	علامہ اقبالؒ کی نعت
بہزادؔ لکھنوی کی نعت	اخترؔ الحامدی کی نعت	محمد حسین فقیرؔ کی نعت
شیداؔ بریلوی اور جمیل نظری کی نعت	کافیؔ کی نعت	لطفؔ بریلوی کی نعت
جوہرؔ میرٹھی کی نعت	عبدالقدیر حسرتؔ کی حمد و نعت	نظیرؔ فاروقی کی نعت
حمید صدیقی کی نعت	عابدؔ بریلوی کی نعت	نعت قدسی
عربی نعت	وارثیوں کی نعت	نعتیہ مسدس
آزاد نعتیہ نظم	نعتیہ رباعیات	نعتیہ تضمینیں
نورِ علیٰ نور	استغاثے	موجِ نور
رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے)	فیضانِ رضاؔ	حضورؐ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال

=۱۹۳۰ صفحات

تدوین حمد

حمد باری تعالیٰ	نقوش قرآن نمبر جلد چہارم (اردو حمد)	حمد خالق

=۳۰۰ صفحات

تدوین مناقب

مناقب سید ہجویریؒ	مناقب داتا گنج بخشؒ	مناقب خواجہ غریب نوازؒ
مناقب غوث اعظمؒ	مناقب سید ہجویریؒ داتا گنج بخش	مناقب بہاء الدین زکریا ملتانیؒ

=۱۰۰۲ صفحات

ماہنامہ "نعت" لاہور کی جنوری ۱۹۸۸ سے دسمبر ۲۰۰۸ تک باقاعدہ اشاعت کے ۲۱ سال = ۲۷۶۹۲ صفحات

فروری، مارچ ۲۰۰۹ کے شمارے "نعت میں ذکر میلاد سرکار ﷺ" کے بارے میں بہت سے قارئین کرام نے خطوط اور فون کالوں کے ذریعے شکایت کی ہے کہ "نعت" کے مزاج کے خلاف اس میں پروف ریڈنگ کی بہت سی غلطیاں ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے کہ دفتر نے مدیر نعت کا یہ مضمون مجلہ "نعت رنگ" کراچی سے اسکین کر کے من و عن چھاپ دیا ہے۔ اس کے لیے ادارہ سراپا معذرت ہے۔

Monthly "NAAT" Lahore
LRL 157
حضور ﷺ آپ کی بعثت کا یہ کرشمہ ہے
ہمیں جو ہستیِ خالق پہ اعتبار آیا
راجا رشید محمود